www.ameer-e-millat.com
www.maktabah.org
www.ameeremillat.org
www.ameeremillat.com
bakhtiar2k@hotmail.com
www.marfat.com

ناظرین رسالہ ہذا کو اطلاع کا مضمون ضمیمہ [illegible] ضروری ہے

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاہِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

رسالہ

انوار الصوفیہ

جلد ۱ بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء نمبر ۳

مطابق

ماہ شعبان سنہ ۱۳۲۲ھ

جسمیں

قانون تصوف حصہ اول کا بقیہ مضمون درج ہے

انجمن خدام الصوفیہ کی طرف سے

مطبع فیض عام پریس لاہور میں چھپکر

شائع ہوا

www.charaghia.com
http://vimeo.com/user13885879/video
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
www.haqwalisarkar.com
scribd: bakthiar2k
Youtbue bakhtiar2k

تاجدار بہاولپور

پروفیسر محمد منشاد علی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز علی پور سیداں شریف

انوار الصوفیہ رسائل پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام 1904 کو شروع کروایا تھا

رسالہ انوار الصوفیہ کی 1904 کی ابتدائی 12 جلدیں مہیا کرنے پر میں پروفیسر فاروق منشاد صاحب کا مشکور ہوں

نوٹ: یہ رسائل باباجی سرکار پروفیسر منشاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود پروفیسر فاروق صاحب کو دیے تھے، اور ان تمام رسائل کی سکینگ کا تمام کام پروفیسر فاروق صاحب نے کیا ہے،

پروفیسر فاروق منشاد جماعتي

جن کی لسٹ مندرجہ بالا ہے (بختیار حسین جماعتی)

1	1904 Agust	5	1905 February	9	1905 June
2	1904 September	6	1905 March	10	1905 July
3	1904 October	7	1905 April	11	1905 Agust
4	1905 January	8	1905 May		

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
http://ameeremillat.com.pk
www.flickr.com/photos/91889703@N07
http://ameer-e-millat.com
www.facebook.com/groups/alipurmureeds./
http://www.ameeremillat.com
http://vimeo.com/user13885879/videos
http://www.haqwalisarkar.com
www.jamaatali.blogspot.com
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009/06/
www.marfat.com
www.maktabah.org

علی پور شریف کی ویڈیو YouTube پر دیکھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
YouTube /bakhtiar2k/videos
علی پور شریف کی کتابیں انٹرنیٹ Scribd پر آن لائن پڑھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k/uploads
بختیار حسین جماعتی

علی پور شریف کی تصاویر انٹرنیٹ flickr پر دیکھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
www.flickr.com/photos/34727076@N08/
علی پور شریف کی کتابیں موبائل پر حاصل کرنے کیلئے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں
0323-5551982 بختیار حسین جماعتی

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اطلاع ! اِطلاع !! اطلاع !!!

یہ رسالہ انوار الصُوفیہ محض خُدا کی رضا مندی اور مخلُوقِ خدا کی نفع رسانی کی غرض سے جاری کیاگیا ہے۔ اِس سے روپیہ کا کمانا یا شُہرت کا حاصل کرنا ہرگز مدنظر نہیں ہے مقصُود اشاعت کا یہ ہے کہ علم تصوّف کی اشاعت ہو۔ صوفیائے کرام کے اخلاق اور تصوّف کے تذکرے وقتاً فوقتاً اہل اسلام کے پیش ہوکر اُنکی نظروں سے گذرتے رہیں۔ چُونکہ گُوش زدہ اثرے دارد" ایک عام قاعدہ ہے۔ اِسواسطے اِس رسالہ کی بار بار دیکھنا ضرور دلوں میں حرکت پیدا کریگا۔ اور اُمید ہے کہ اہل اسلام دِل ضرور اِس سے متاثر ہونگے۔ اگر اِس صورت سے کوئی صاحب استعداد راہ راست پر چل کھڑا ہو تو ایک عالم کی ہدایت کا موجب ہو جاوے۔

ارادہ تو یہ تھا کہ یہ رسالہ ہمیشہ کیواسطے مُفت تذر یاران طریق ہو۔ اگر ہمیشہ نہ ہوسکے تو کم از کم ایک سال کیواسطے ہی سہی۔ مگر بہت سے بواعث اِس قسم کے درپیش آئے کہ وہ ارادہ رسالہ کے مُفت تقسیم ہونیکا پُورا نہ ہوسکا۔ اُن بواعث میں سے چند درج ذیل ہیں:-

۱۔ یارانِ طریقت کے روزانہ اِصرار نے مجبُور کردیا کہ اِس رسالہ کی قیمت مقرر کیجاوے۔

۲۔ تاکہ اِس رسالہ کے مضامین سے علاوہ یارانِ طریق کے اور لوگ بھی فائدہ اُٹھا سکیں۔

۳۔ زرِ قیمت رسالہ میں سے جو کُچھ بچیگا وہ تصوّف کی نایاب اور بیش بہا کتابوں کے چھپوانے اور تقسیم کرنے میں صرف ہوگا۔ اور کتابیں بھی وُہ چھپوائی جاوینگی جو ابتک نہیں چھپیں۔ اور اگر اُنکے چھپوانے میں چند مُدّت اور توقّف ہا تو پھر اُنکے مضامین کو آنکھیں ترسینگی اور نہ پاوینگی۔

قیمت سالانہ (عہ؎) مُقرر ہے۔ اِس سے زیادہ جو احباب دیں گے وُہ شکریہ کے ساتھ قبول کیجاویگی۔ مگر واضح رہے کہ جن اصحاب کو اِس رسالہ کا خریدار بننا منظور نہ ہو تو وُہ اِس رسالہ نمبر۳ کے پہنچنے سے ۱۵ روز کے اندر اپنے انکار سے **دفتر انوار الصوفیہ** میں اطلاع دیں۔ ورنہ رسالہ نمبر۴ بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ کیا جاویگا۔ اور اُسکو واپس کرنیکا کسی صاحب کو حق نہ ہوگا۔

راقم منیجر

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ہیں ہے۔ ہاں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا خلعت بھی اس کو ملا جو ایمان لایا اور نیک کام کئے اور باتباع شرع محمدی اور متابعت قولی و فعلی و حالی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور ارشاد مرشد ذکر و فکر ریاضات و مجاہدات و عبادات کئے اور فضل الٰہی شامل حال اس کے ہوا۔ اُس نے ہر عالم کے لطائف و دقائق کو اُس پر منکشف کیا۔ ستر ہزار پردے ظلمانی اور نورانی جو اُس کے دل کی آنکھوں کے سامنے پڑے ہوئے تھے ان کو اٹھایا لطائف اور دقائق سب کے متجلی ہوئے اس کشف سے وہ اپنی عین ثابتہ تک پہنچا۔ بقا باللہ اور فنا فی اللہ ہوا۔ یہی اپنے عین ثابتہ تک پہنچنا تصوف ہے۔ اور

اَلْاَخْذُ بِالْحَقَائِقِ کے یہی معنے ہیں

اپنی عین ثابتہ تک پہنچنے کو ہی سلوک کا تمام ہونا کہتے ہیں۔

کیا اس زندگی میں موت اضطراری سے پہلے اپنی عین ثابتہ تک پہنچنا آسان ہے؟ نہیں نہیں بڑا مشکل اور کٹھن ہے۔ جبتک نفس و شیطان سے خم ٹھوک کر نہ لڑے۔ اور خون اور پانی اپنا مجاہدات و ریاضات و عبادات شرعی میں ایک نہ کر دے۔ اس عالم شہادت میں وہ اپنی عین ثابتہ تک نہیں پہنچ سکتا اور نری باتیں بنانے سے اسرار حقیقت اس پر منکشف نہیں ہو سکتے۔

رباعی حضرت اوحد الدین حامد کرمانی رحمتہ اللہ علیہ (نفحات صفحہ ۵۲۵ مطبوعہ نولکشور ۱۸۹۹ء معہ حواشی مفیدہ)*

اسرار حقیقت نہ شود حل بسوال — نے نیز بدر باختن حشمت و مال
تا خوں نکنی دیدہ و دل پنجہ سال — ہرگز ندہند رہت از قال بحال

یہ کسی مرد بڑے باہمت کا کام ہے ایسی ویسی رتّوں جھمّوں لشکو سلا رو کا کام نہیں کہ آج تو فوج میں نام لکھایا اور کل لڑائی کیوقت میدان جنگ سے بھاگ آئے اور کہا اے سغیرتی بنر ابھلا ہو جان بچی سب کچھ پایا۔ مردان باہمت اولیاء کاملین ہی ہوئے ہیں جو جان توڑ کر خواہشات نفس اور شیطان سے لڑتے ہیں اور جان و دل سے اعمال شرعی کو بجالائے ہیں۔ ایسا کوئی لاکھوں میں ایک ہی سورما ہوتا ہے جو طلب معشوق میں اپنی جان کو کھوتا ہے۔ اور معشوق کو پاتا ہے۔

اَیُّھَا الْاَحْبَاب! یہ ذکر سلوک سلسلہ ترتیب کا ہے۔ سلوک دو ہیں۔ ایک سلوک سلسلہ

* یہ آئندہ جو حوالہ صفحہ نفحات کا ہوگا وہ اسی طبع کا ہوگا۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ترتیب دوسرا سلوک جذبہ اور وجہ خاص سلوک جذبہ کا کمند عشق الٰہی ہے وہ خود بخود جسکو چاہے کھینچ لیتا ہے۔ اس کی سب منزلیں آسان ہوجاتی ہیں ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

اور سلوک سلسلہ ترتیب یہ ہے کہ جیسے ہر شخص کی حقیقت انسانی علم سے عین میں آئی ہے یعنے عالم شہادت اور ظہور میں مرتبہ بمرتبہ ایک سلسلہ ترتیب سے آئی ہے کہ پہلے عالم ارواح میں آئی پھر عالم مثال میں پھر عالم اجسام کی ہر صنف اور قسم میں اور پھر انسان میں آئی اور ہر مقام کا نورانی اور ظلمانی پردہ اس کے چشم بصیرت اور روشنی دل پر پڑا۔ اسیطرح برعکس اُس کے رجعت قہقری سے یعنے لُٹے پاؤں بامداد عنایت ایزدی اور بحال مجاہدات و ریاضات و عبادات شرعی و توجہ مرشدی عالم اجسام اور مثال اور ارواح میں ہوتی ہوئی اپنی عین ثابتہ جائے اصلی اور وطن حقیقی تک پہنچ جائے اور اس سیر میں ہر عالم کے لطائف و اسرار اُس پر منکشف ہوتے جائیں۔ یہ سلوک سلسلہ ترتیب کا پہلے کاملان وقت اور صوفیانِ زمانہ نے ہمت مردانہ سے طے کیا ہے اور بعد اُس کے اُن پر جذبہ جلیہ وارد ہوا ہے جس سے وہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہوئے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سلوک سلسلہ ترتیب و سلوک جذبہ کی لطائف اشرفی سے تشریح کیجائے۔

جو ایک بڑی معتبر اور مستند کتاب ملفوظات حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے اولیاء کاملین اور پیشوائے مکملین میں سے تھے (دیکھو ۳۰۷ خزینۃ الاصفیا جلد اول) خلیفہ حضرت علاؤالدین بنگالی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند صاحب کی خدمت بابرکت میں بھی پہنچے تھے۔ اور اُن سے فیضیاب طریقہ نقشبندیہ کے بھی ہوئے تھے۔ اور حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملے تھے اور بہت اولیاء اللہ کی خدمت میں رہے تھے جن کا وصال ایک سو بیس برس کی عمر میں ۸۰۸ھ ہجری میں ہوا تھا انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے اور لطائف اشرفی میں جو کچھ لکھا ہے (دیکھو لطائف اشرفی مطبوعہ جلد اول لطیفہ ہشتم صفحہ ۲۵۲) اس کا خلاصہ مع تشریح مناسب کے جو خطوط وحدانی میں ہے یہ ہے کہ اکثر اولیاء کاملین اور عرفاء مکملین سلوک سلسلہ ترتیب سے اپنے مقصد کو پہنچے ہیں اور واصل باللہ ہوئے۔ اور تھوڑے مشائخوں نے اپنے خاص مُریدوں اور طالبانِ حق

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

کو سلوک مشرب وجہ خاص دبعنے جذبہ کا اکرایلہے - اور اپنے مقصد کو پہنچایا ہے مگر اِس سلوک کا طے کرنا ہر طالب کا کام نہیں - کیونکہ یہ سلوک عاشقی کا ہے - جس مُرید کو دیکھا کہ وہ عاشق مزاج ہے - اس کو اول سے یہ سلوک بتایا اور جو معمولی آدمی دیکھا اس کو شارع عام سلوک سلسلہ ترتیب پر چلایا - قطعہ

معشوق در دو عالم چوں نہ رشد بخوبی　　عاشق نشاید آتا از ہر دو کون فردے
ہر دو بے نبارد در راہ عشق رفتن　　در راہ عشق باید مردے و شیر مردے

یہ مشرب سلوک وجہ خاص (وجذبہ کا) ایک گلستان ہے کہ ہر باغبان اس کا پھول نہیں توڑ سکتا - اور یہ مذہب طریق خاص کا ایک بوستان ہے (جس کی خوشبو ہر گندہ دماغ کے مشام جان میں نہیں پہنچ سکتی) اور اس کی سیر ہر شخص آوارہ نہیں کر سکتا -

سلوک اوّل سلسلہ ترتیب میں بعض سالکان نے چالیس سال میں اور بعض نے پچاس سال میں نقاب ہائے روئے معشوق کو اٹھا کر چہرہ عروس مقصود کو دیکھا ہے (اور اس کے جمال باکمال کے نظارہ میں محو در محو رہوئے ہیں) اور سلوک ثانی (وجہ خاص اور جذبہ) میں اگر بد بیپر کی موافق طالع کسی طالب کے ہوتی ہے - اور عنایت اُس دستگیر کے مطابق حال کسی مصاحب کے ہوتی ہے تو وہ تھوڑی ہی مدت میں اپنے وجدان مقصود اور عرفان معبود کو پہنچ گیا ہے اور ایسا بھی ہوا ہے کہ بعض طالبوں اور مریدوں کو حقتعالےٰ نے اس راہ سے ایک ہفتہ یا ایک ماہ میں ہی منزل مقصود تک پہنچا دیا ہے - ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ -

یہ دونوں سلوک رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متمسک ہیں لیکن پہلا سلوک سلسلہ ترتیب کا بہت مشہور ہے (اور زمانہ اول میں اس کا بہت معمول رہا ہے) دوسرا سلوک (وجہ خاص اور جذبہ کا) پہلے بزیل ندرت کسی کسی نے طے کیا ہے سلوک سلسلہ ترتب کا حال کان لگا کر سنئے - اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے - لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ (ہم نے آدمی کو بڑی اچھی خلاقت بنایا اور پھر اسکو اسفل السافلین میں پھینک دیا) اس آیہ پاک سے انسان کا احسن تقویم ہی ہونا اور اسکا پھر اسفل اسافلین میں پھینکا جانا بھی ثابت ہے اس تقویم حسن کی بھی ثابت ہے احکام و آثار خاص ہیں کہ ویسے کسی اور مخلوق کے نہیں یہ اس کی صفات سب سے بڑھیا ہیں اور حمیدہ -

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اور عالم ظہور میں دُور بھی اپنے احکام و آثار عام سے ایسا پھینکا گیا کہ اسکے برابر کوئی دور نہیں۔ اور سب جسقدر ظہور ہیں۔ وہ اس سے پہلے ہیں اور یہ سب سے آخر اس آخری ظہور میں ساری علتیں اس کے پیچھے لگا دی گئیں موتی کیچڑ میں پھینکا گیا۔ یہ کیچڑ اسکی صفات گھٹیا ہیں اور رذیلہ۔ کوئی بڑا کامل اور ماہر فن چاہیئے۔ جو اس موتی کو وہ نور احسن تقویم کو کیچڑ سے نکالے اور اس کی اصلی چمک و دمک دکھا کر اس کے درج بے بہا عین ثابتہ تک پہنچا دے۔ ایسے کامل کے صدقے اور ایسے ماہر کے قربان یا یوں سمجھئے کہ حقیقت انسانی ایک باز تیز پرواز ہے وہ اپنے اصلی آشیانہ عین ثابتہ سے اڑ کر عالم ظہور کے باغوں کی سیر کرتا ہوا خارستان ظہور انسانی میں الجھا ہے۔ اور اس سفر دور و دراز میں بال و پر اس کے خارستان انسانی کے کانٹوں صفات رذیلہ سے خستہ ہو کر ٹوٹ گئے ہیں اور حالت مسکینی میں بیٹھا ہے اگر اس کے اصلی بال صفات حمیدہ کے پھر نہ آئیں۔ اور یہ اُن کی قوت سے اڑ کر پھر اپنے اصلی آشیانہ عین ثابتہ تک نہ پہنچے تو بڑا افسوس ہے۔ جامی رحمۃ اللہ علیہ

گر نگردد باز مسکیں زیں سفر، نیست ازوے ہیچکس مہجور تر

اب اس کے اپنے اصلی آشیانہ عین ثابتہ سے اڑنے اور عالم ظہور کے تمام باغوں کی سیر کرتے اور میدان لق و دق خارستان انسانی میں پھنسنے کی کیفیت سنئے اب شہباز حقیقت انسانی نے آشیانہ وحدت صمدانی سے پرواز کی تو صحرائے واحدیت میں پر و بال اپنے کھولے پھر باغ عالم ارواح میں ایک مدت تک اڑتا رہا اور اس عالم لطیف کے لطف اٹھاتا رہا قطعہ

چو انساں را حقیقت ہمچو شہباز — ز دُکرِ وحدتِ خود کرد پرواز
نشیمن ساختہ بر شاخ ثانی — بباغ رُوح کردہ باغبانی

باغ ارواح کی سیر کرتا ہوا اور شجرہ روح انسانی کی ٹہنیوں پر بیٹھتا ہوا بال پر کھول کر شجرہ ظہور کی شاخ مثال پر آیا۔ شعر

زباغ روح چوں پرواز کردہ — بگلزار مثال آواز کردہ

ایک مدت تک اس شاخ مثال پر بیٹھا ہوا نغمہ سرا رہا پھر بیدائی مثال سے اڑ کر صحرائے اجسام میں آیا۔ شجرہ جسمانی کی فروعات شاخ انسانی کے علاوہ بہت سی ہیں۔ جیسے جسم کُل۔ عرش و کرسی۔ افلاک۔ سبع سیارہ زحل و مشتری مریخ و شمس زہرہ و عطارد و قمر کرہ نار۔ کرہ ہوا۔ کرہ آب۔ کرہ خاک۔ جماد و نباتات و حیوان۔ اور حیوان میں انسان سے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اگر سلوک اور تصوف میں قدم رکھنے کی یہ غرض ہو۔ اور کسی کامل سے بیعت ہونے اور کمالات حاصل کرنے میں کسی سالک کی یہ مراد ہو۔ کہ بس اب اعمال سلوک اور تصوف سے ہم بھی کامل اور ولی اللہ ہو جائیں گے۔ ہزاروں مرید اور خادم ہوں گے۔ فتوحات سے مٹھی گرم رہے گی۔ قورمہ متنجن کھائیں گے۔ دن عید رات شب برات منائیں گے جو کہیں گے وہی ہوگا۔ سیف زبان ہو جائیں گے۔ ایسی مراد والا سالک نہیں صوفی نہیں اسکا طریق عمل سلوک نہیں تصوف نہیں اس پر یہ مثل پوری صادق آتی ہے۔ یہ مہنہ اور رہتک کی ریوڑیاں یہ مہنہ اور شتر گربہ۔ جس سالک کی یہ مراد نہ ہو۔ اور یہ مراد کیا کوئی بھی مراد نہ ہو۔ اور سب مرادوں سے مایوس اور نامید ہو۔ وہی عنایت ایزدی سے تصوف کی ریوڑیاں اور پیڑے کھاتا ہے اور اوروں کو کھلاتا ہے۔ اور اسی پر یہ۔

دوسرا پیارا قول حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ کا جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ صادق آتا ہے۔

صوفی اینجا مہمانست تقاضا مہمان بر میزبان جفاست مہمان کہ باادب بود منتظر بود نہ متقاضی

(رسالہ قشیریہ) یعنی صوفی اس مہمان خانۂ عالم ظہور میں جس میں طرح طرح کی الوان نعمت اور اقسام دولت ہر ایک کے لئے احکام و آثار کے مہیا اور تیار ہیں مہمان ہے۔ مہمان کا تقاضا میزبان پر کہ لاؤ قورمہ کھاؤ۔ اور ابھی لاؤ۔ اور یہ دو اور وہ دو جفا اور سراسر بے ادبی ہے۔ مہمان باادب وہ ہے جو منتظر ہو متقاضی نہ ہو منتظر وہی ہو سکتا ہے جس کی اپنی کوئی مراد نہ ہو۔ جی اندر سے کسی کھانے کی خواہش نہ کرے میزبان جو اپنی مہربانی سے دے۔ اسی پر مطمئن ہو۔ اس قول پاک حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رباعی میں کیا اچھا نظم فرمایا ہے۔ (دیکھو بہارستان) رباعی جامی رحمۃ اللہ علیہ

مہمان تو ام در صفت ارباب ارادت — بنشستہ بہر چیز کہ آید ز تو راضی

بنہادہ بخوان کرمت دیدہ امید — انعام ترا منتظر و نے متقاضی

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اگر سالک صادق اس رباعی کو وقتاً فوقتاً پڑھتا رہے۔ تو امید ہے۔ کہ اُسکے اثر سے متاثر ہو کر اسکے شراب سے مست ہو جائے۔ اسکی بہت خرابیاں طلب و تقاضائے مرادات نفسانی کی سکے باطن سے دور ہو جائیں۔ اپنے اعمال و افعال کی کوئی مزدوری کوئی اجرت نہ چاہے۔ ان کے حاصل اور حصول کی کوئی خواہش کوئی مُراد اسکے جی میں نہ ہو۔ نہ کوئی اور مراد اسکے جی میں ہو اور ہر مُراد۔ ہے اور اس سے جو فِی اَیدِی الخَلَا۔ ئِق ہے۔ یعنی جو خلایق کے ہاتھوں میں ہے۔ اور وہ اسکے احکام و آثار ہیں یاس اور نا امیدی ہو۔

دوسر الفظ خلایق ہے۔ بیان بالا سے خلایق کے معنی آدمیوں کے سمجھے گئے ہیں۔ اور فی ایدی الخلایق کے معنی ان کے مقاصد اور مُرادوں اور امیدوں کے خیال کئے گئے ہیں۔ مگر خلایق خلق کی جمع ہے۔ عالم انسان ایک خلق ہے۔ عالم اجسام ایک خلق ہے۔ عالم مثال ایک خلق ہے۔ عالم ارواح ایک خلق ہے۔ اور ان میں ہر ایک کی ہر عین ثابتہ ایک خلق ہے۔ اور ان کے ہاتھوں میں بہت کچھ لطایف و انوار ہیں۔ جو ان کے احکام و آثار ہیں۔ ان سب سے نا امیدی اور یاس ہو۔ ان میں سے کوئی بھی سالک کی مُراد نہ ہو۔ اور وہ یوں اپنے دل کو سمجھاتا رہے۔ رباعی جامی رح

بس بے رنگ است بارد لخواہ ایدل　　قانع نشوی برنگ ناگاہ ایدل
اصل ہمہ رنگہا ازاں بیرنگ است　　مَن اَحسَنَ صِبغَۃً مِنَ اللّٰہ ایدل

واہ کیا خوب بیرنگی ہی یہی بیرنگی سب رنگوں کی جان ہے۔ اور اسی بیرنگی پر طالب صادق قربان ہے۔ اور گو سب رنگوں کو جو مافِی اَیدِی الخلایق ہیں۔ وہ ناگزیر دیکھتا ہے۔ مگر وہ اسکا مقصود و مُراد نہیں ہوتے اور اس بیرنگی صِبغَۃً مِنَ اللّٰہِ کی طلب چھوڑ کر ان پر قناعت نہیں کرتا اگر ویسا کرے۔ تو بڑی دُون ہمتی اسکی ہے۔ وہ طالب صادق نہیں اسکا عمل وَالیَاس عَمَّا فِی اَیدِی الخلایق پر نہیں طالب کاذب ہے۔ کہ راستہ میں ہی طرح طرح کے رنگ و لطایف

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

وانوارِ مَافی اَیدِی الخَلَائِق کو دیکھ کر ٹھہر گیا۔ منزل مقصود دیرینگی اور صبغۃ من اللہ تک نہ پہنچا۔ سلوک اسکا تمام نہ ہوا۔ سالک کے لئے لطائف وانوار احکام وآثار مافی اَیدِی الخَلَائِق کے تماشے میں لگا رہنا بڑی آفت ہے۔

کشف وکرامات بھی ایک تماشا اسی میں سے ہے۔ اور ایک آفت ہے۔ اسی لئے طالب صادق کہتا ہے کہ

کشف وکرامات را بجوے نخرم

مولانا محمد شیرین مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے جو صوفیائے کاملین میں سے ہیں۔ اور ان میں بڑے ممتاز ہیں۔ جنکا وصال ساٹھ برس کی عمر میں ۸۰۹ھ ہجری میں ہوا (دیکھو نفحات مطبوعہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۵۵۱) کیا اچھا فرمایا ہے۔ غزل مغربی رحمۃ اللہ علیہ

تا مہر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم ✓ | از جملہ صفات از پئے آن ذات گذشتیم
در خلوتِ تاریک ریاضات کشیدیم | در واقعہ از سبع سمٰوات گذشتیم
دیدیم کہ اینہا ہمہ خوابست وخیالست | مردانہ ازین خواب وخیالات گذشتیم
با ما سخن کشف وکرامات چہ گوئی | چون ما ز سر کشف وکرامات گذشتیم
اے شیخ اگر جملہ کمالات تو اینست | خوش باش کزین جملہ کمالات گذشتیم ✓
اینہا بحقیقت ہمہ آفات طریق اند | ما در طلب از جملہ آفات گذشتیم
ما در پئے نورے کہ بود مشرق انوار | از مغربی و کوکب و مشکوٰۃ گذشتیم ✓

ان کاملوں کا تصوف وَالیَاس مِمَّا فِی اَیدِی الخَلَائِق ہے۔ اور سب مدعیان طریق تصوف کے عمل پر فایق ہے۔ کشف وکرامات کا ظہور اگرچہ اکثر سالکان راہ حق اور طالبان ذات مطلق سے ہوتا ہے۔ مگر وہ ان کے لئے آفات طریق ہیں۔ ان میں جو مردانہ ہے۔ وہ کشف وکرامات پر کچھ بھی خیال نہیں کرتا۔ اور انکو ایک تماشا اور آفات طریق سمجھ کر اللہ سے لَو لگائے آگے بڑھا چلا جاتا ہے۔ اور جو سالک ان کشف وکرامات کی سیر وتماشے میں لگ جاتا ہے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اور اُن کا کچھ بھی خیال اسکے جی میں آجاتا ہے۔ تو وہ انہیں میں الجھ کر رہجاتا ہے وہ طالب حق نہیں تماشائی ہے۔ اور طالب مَا فِیْ اَیْدِی الْخَلَایِق ہے۔

الفاظ مَا فِی اَیْدِی الْخَلَایِق کے معنی بڑے جامع اور وسیع ہیں۔ اسی کے ضمن میں مَا فِی اَیْدِی الْاِنْسَان۔ مَا فِی اَیْدِی الْحَیْوَان۔ مَا فِی اَیْدِی النَّبَاتِ۔ مَا فِی اَیْدِی الْجَماد۔ مَا فِی اَیْدِی الْاَجْسَام۔ مَا فِی اَیْدِی الْمِثَال۔ مَا فِی اَیْدِی الْاَرْوَاح ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ مَا فِی اَیْدِی الْاِنْسَان کیا کیا ہیں یعنے کیا کیا اسکی فطرت میں ہے یا یوں کہئے کہ کیا کیا انسان کے عین ثابتہ کے لطائف وانوار احکام وآثار ہیں یا انسان کے عین ثابتہ کے لطائف وانوار احکام وآثار لاتعد ولاتحصےٰ ہیں۔ کیونکہ عین ثابتہ انسانی ایک برزخ جامع مابین حق وخلق کے ہے جسقدر اسماؤ صفات ذات حق کے ہیں۔ ان کے مظہر اور آئینہ ہونے کی قابلیت اور وسعت احکام وآثار عین ثابتہ انسان ہی رکھتی ہیں۔ اور کسی خلق کے عین ثابتہ یہ وسعت اور قابلیت نہیں رکھتی۔ اور جسقدر احکام و آثار تمام خلق کے ہیں۔ اور جو مَا فِی اَیْدِی الْخَلَایِق ہیں۔ ان سب کی صورت انسان کے عین ثابتہ کے آثار میں ہے۔ دیکھو سلسلۃ الذہب مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۹۴ اور حاشیہ نفحات مطبوعہ ۱۲۸۲ھ بھی اشعار کا یہ انتخاب ہے۔ کہ

نظم

آدمی چیست برزخ جامع | صورت خلق وحق درو لامع
یک صفت نیست از صفات خدا | کہ نہ در ذات او بود پیدا
ہم چنین از حقایق عالم | ہمہ چیزے بود درو مدغم
خواہی افلاک خواہی ارکان گیر | خواہ کان خواہ نبات وحیوان گیر
صورت نیک وبد نوشتہ درو | سیرت دیو ودد سرشتہ درو
خلق را در ظہور پیدائی | ہستے اوست علت غائی
زانکہ عرفان بود سبب آنرا | اوست مظہر کمال عرفان را

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

یعنے عین ثابتہ انسانی علم الٰہی میں اپنے احکام و آثار سے مظہر اسماء و صفات الٰہی ہے۔ اور یہ حقیقت انسانی جب باطن علم سے ظاہر علم میں یعنے عین ظہور میں منازل عالم ارواح و مثال و اجسام کو طے کرتے ہوئے صورت انسان میں آئی تو عین ثابتہ عوالم مذکور کی کیفیت لطافت و کثافت اپنے ساتھ لائی۔ اسلئے یہ برزخ جامع صورت خلق و حق کے ہوئی ایک رخ اسکا حق کیطرف اور دوسرا رخ اسکا خلق کیطرف ہے۔ تصوف یہ ہے۔ کہ خلق کیطرف سے بالکل رو گرداں ہو کر اور مَافِی اَیدِی الخَلَائِق سے منہ پھیر کر حق کی طرف ہو جائے۔ یا یوں سمجھئے۔ کہ اس برزخ جامع کے جسقدر احکام و آثار ہیں۔ ان سب کے دو قسم ہیں۔ ایک وہ جو مظہر و آئینہ اسماء و صفات حق ہیں اور وہ احکام و آثار مَافِی اَیدِی الاسماء و الصفات الٰہی ہیں مَافِی اَیدِی الاِنسَان نہیں۔ ان احکام و آثار کا اس میں ظہور ہونا عین مراد و طلب سالک طریق الی اللہ کی ہے۔ کہ ان احکام و آثار کا اس میں ظہور ہونا ہی فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہے۔ دوسرے وہ احکام و آثار عین ثابتہ انسانی کے ہیں۔ جن میں اسکی ذات خاص کے احکام و آثار اور دوسرے تمام خلائق کے احکام و آثار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور جو تحت حکم مَافِی اَیدِی الخَلَائِق کے آتے ہیں۔ انکا چھوڑنا۔ انکا ترک کرنا ان سے نفرت کرنا۔ ان سے رو گردانی۔ ان سے یاس اور نا امیدی سلوک و تصوف ہے۔ یہ انسان کے خاص احکام و آثار جو صفات بشری کہلاتے ہیں۔ وہ یا تو ظاہری ہیں یا باطنی ہیں یا لطیف ظلمت ہیں۔ یا نور اور نہیں صفات خاص اور احکام و آثار لیئے ہیں جو مَافِی اَیدِی الاِنسَان ہیں۔ پھنسا رہنا اور گرفتار رہنا اسکا خدا سے دوری اور مہجوری ہے۔ اور اسی دوری اور مہجوری سے اسکے احکام و آثار قسم اول جو اسماء و صفات الٰہی کے مظہر ہونے کی صفت اور تجلی ذاتی برقی کے مظہر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں مخفی اور عدم ظہور میں رہتے ہیں۔ ظاہری احکام و آثار بشری جو کثیف اور ظلمت ہیں وہ علماً اور حالاً معلوم عوام ہیں۔ ان کے بیان کی ضرورت نہ سمجھ کر مناسب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لطائف و انوار و احکام و آثار بشری باطنی اور قلبی کا یہاں بیان کیا جاوے۔ جو سلوک اور تصوف میں اکثر سالکان راہ الی اللہ کے باطن میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور انکو تماشے اپنے دکھاتے ہیں۔ تاکہ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

طالبان حق اور سالکان مطلق انکو ایک تماشا سمجھیں۔ انکے تماشے میں نہ لگیں۔ اور انکی کچھ قدر نہ کریں۔ اللہ سے لو لگائے۔ یہ تماشا دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اور ان سب تماشوں کو زیر نفی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یعنی زیر تیغ لامقصود لامطلوب الا اللہ لائیں۔ ؎ آنچہ غیر حق کان مقصود نیستش تیغ لا برکش کہ آن معبود نیست ۔ یہ تماشے اطفال طریقت کو دکھائے جاتے ہیں۔ اور ان بچوں کو ان تماشوں میں لگایا جاتا ہے۔ اور ان کی نسبت یوں کہتے ہیں۔ کہ تِلْكَ وَارِدَاتٌ تُرَبّٰی بِهَا اَطْفَالُ الطَّرِیْقَةِ یعنے ان واردات سے اطفال طریقت کی پرورش کی جاتی ہے۔ کیونکہ اطفال طریقت جو پہلے سے ناقص الحال ہوتے ہیں۔ سلوک میں قدم رکھنے پر توجہ مرشد سے ان کا غنچہ باطن کھلتا ہے۔ اور پھول ہو جاتا ہے۔ تو اسمیں جو خوشبوئیں ہیں۔ ان سے دماغ باطن انکا معطر ہو جاتا ہے۔ اور لطایف اور انوار اپنے باطن میں انکو نظر آنے لگتے ہیں۔ اس سیر باطن اور سیر الفسنی سے اپنے مرشد کی عظمت اور اعمال سلوک و تصوف کی صداقت ان کے دل پر تجلے ہوتی ہے یقین انکا بڑھتا جاتا ہے۔ وہ سب عمل بموجب ارشاد مرشد کے شوق سے بجا لاتے ہیں۔ مگر انکا سیر باطنی کے ان تماشوں میں لگ جانا اور انہیں کیطرف ملتفت ہونا ان کے لئے بڑا مضر ہے چنانچہ لطائف اشرفی میں لکھا ہے۔ دیکھو جلد اول صفحہ ۳۴۳ کہ حضرت شیخ خیر الدین سدھوری نے ابتداء سلوک میں اپنے بعضے واقعات شریفہ اور واردات رفیعہ کو حضرت قدوۃ الکبرے سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت اقدس میں عرض کیا۔ ان کے طرز کلام سے ضمیر منیر حضرت قدوۃ الکبرا پر ظاہر ہوا۔ کہ حضرت شیخ خیر الدین کیخاطر ان واقعات اور واردات کیطرف ملتفت ہے۔ حضرت ممدوح نے ان سے (ان اشارات سے) فرمایا کہ اے عزیز بدایت مقامات میں یہ امور ایسے ہیں جیسے بچوں کی مٹھائی۔ بچوں کو مٹھائی کھلا کر بہسلاتے ہیں۔ تاکہ وہ مکتب میں جائیں۔ یعنے یہ مٹھائی کھاؤ۔ مگر انہیں کے مزہ میں نہ لگ جاؤ۔ اور ان کے مزے کی طرف کچھ التفات نکرو۔ حضرت احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بعضے واقعات اور حالات حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کئے گئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ تِلْكَ خَیَالَاتٌ تُرَبّٰی بِهَا اَطْفَالُ الطَّرِیْقَةِ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

یعنے ان خیالات سے طفلان طریقت کی پرورش کیجاتی ہے۔ حضرت نجم الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ جو اولیاء کبار اور صوفیائے نامدار سے ہیں۔ کشف حقایق اور شرح دقایق میں شان عظیم رکھتے تھے۔ اور خلفائے شیخ نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ اور جو ہم صحبت حضرت شیخ صدر الدین قونوی رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ کے رہے تھے۔ اور جنکا وصال ۶۵۴ سنہ ہجری میں ہوا تھا۔ اور جنکا مزار مبارک بغداد میں ہے۔ دیکھو نفحات صفحہ ۳۸۹ انہوں نے جو اپنی کتاب مرصاد العباد میں فرمایا ہے۔ اسکا خلاصہ معہ شرح ضروری کے یہ ہے کہ کشف وقائع غیبی سے سالک کے تین فائدے ہوتے ہیں۔

ایک یہ کہ اسکو اپنے احوال کی زیادہ اور کم ہونے سے اور اپنی سیر میں وقفہ ہونے سے اور ذوق وجد و شوق میں فتور ہونے سے اور اپنی افسردگی اور بازماندگی اور رسیدگی کی اطلاع ہونے سے منازل و مقامات راہ اور درجات اور درکات سے اور علو اور سفل سے اور حق و باطل سے باخبری ہو جاتی ہے۔ اور سالک کو تمام وقایع نفسانی و حیوانی و شیطانی و سبعی و ملکی و دلی و روحی و رحمانی کا وقوف ہو جاتا ہے۔ اور صفات ذمیمہ کے غلبہ کو ہر صفت ذمیمہ کی صورت اور راز کو پہچاننے لگتا ہے۔ یعنے ان کا خوب ماہر ہو جاتا ہے؛

دوسرے یہ فائدہ ہے کہ واقعات دلی اور روحی اور ملکی بڑا ذوق و شوق پیدا کرتے ہیں۔ اور اس ذوق شوق کا اثر نفس پر بھی پڑتا ہے۔ اسکی حلاوت سے نفس میں بھی ان کی جانب ذوق و شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اسکا انس خلق اور مالوفات طبع اور مستلذات شہوانی اور نفسانی اور مشتہیات حیوانی و جسمانی کیطرف جو پہلے تھا سو وہ باطل ہو کر اسکو مغیبات اور مکاشفات روحانی اور مشاہدات انوار غیبی اور معانی اور اسرار و لطایف و حقایق حقانی سے انس پیدا ہو جاتا ہے۔ قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ (یعنے ہر شخص اپنے مشرب سے معلوم ہوتا ہے) اور حقیقت میں بدایت سلوک میں اطفال طریقت کو ظہور وقایع غیبی سے پرورش کرتے ہیں۔ اور وقایع صورت و معنی غذائے جان طالب ہو جاتے ہیں۔ یعنے ان سے اطفال طریقت طاقت و قوت اور نمو پاتے ہیں۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اور جوان ہو جاتے ہیں)

حکایت ایک شخص نے حضرت خواجہ امام ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ سے تعجب سے کہا۔ کہ آج میں حضرت شیخ احمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ وہ اپنے اصحاب کے ساتھ کھانا نوش فرما رہے تھے۔ کہ اتنے میں اپنے سے غائب ہوئے۔ اور تھوڑی دیر میں ہوش میں آئے۔ اور فرمایا۔ کہ ابھی میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ آپ تشریف لائے ہیں اور میرے منہ میں لقمہ دیا ہے حضرت خواجہ امام ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تِلْكَ خَيَالَاتٌ تُرَبِّي بِهَا أَطْفَالُ الطَّرِيقَةِ یہ خیالات ہیں جن سے اطفال طریقت کو پرورش کیا جاتا ہے (ان خیالات کو ایسا نہ سمجھنا جیسے ناقص الحالوں کے خیالات ہیں خیالات کے اقسام ہیں۔ انکی حقیقت کتب تصوف سے ظاہر ہوتی ہے۔ کسی موقع پر اُن کا ذکر کیا جاوے گا

حضرت احمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ خاندان سہروردیہ کے پیران کاملین میں سے تھے۔ اور دادا پیر حضرت شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ وصال آپکا ۵۱۷ سنہ ہجری میں ہوا۔

اور **حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی** رحمتہ اللہ علیہ خاندان نقشبندیہ کے بڑے پیران کاملین میں سے تھے۔ آپ حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کے مرشد تھے۔ وصال آپکا بعمر ۹۵ سال یا ۹۶ سال ۵۳۵ سنہ ہجری میں ہوا)

تیسرے یہ فائدہ ہے۔ کہ اس راہ سلوک و تصوف میں بعض ایسے مقامات پیش آتے ہیں کہ ان سے نکلنا اور عبور کرنا بدون وقائع غیبی کے ممکن نہیں ہے۔ اور رکن اعظم احتیاج پیغمبر اور ضرورت، شیخ کا بھی اسی سیر کے لئے (اور انہیں مقامات سے نکلنے کیلئے) ہے۔ کیونکہ گو یہ ممکن ہے۔ کہ سالک کو اپنے وجود کی سیر میں اور اپنے صفات نفس اور اپنے روح کے انوار کی سیر میں (اور ان سے جو تماشے نظر آتے ہیں۔ اور استدراج کہلاتے ہیں۔ ان کی سیر میں) دوسرے کی حاجت نہ ہو۔ مگر جب وہ سرحد روحانیت پر پہنچتا ہے۔ تو (خود) اس مقام سے آگے نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ جو تصرف اپنی سیر میں سالک (خود) کرے گا۔ اسکی ایک اور ہستی پیدا ہو جائے گی۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اور اس مقام سے بعد روحانیت سے آگے لے ہیر مقامات ملکی اور روحانی ورحمانی ہیں اور نیستی کا ہے بدون نیستی کے ان مقامات سے نہیں نکل سکتے ہیں۔ اور آگے نہیں جا سکتے نہیں، سالک کو نیستی بقدرت غیر سے حاصل ہو سکتی ہے۔ خودبخود حاصل نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ نیستی محض خیال اور وہم سے اور زبانی کہنے سے کہ ہم بھی نیست ہو گئے فی الواقع حاصل نہیں ہوتی ہے۔ وہ واقعات سے فنا ہوتی ہے اور واقعات فنا کنندہ ہستی سالک وہ ہیں۔ جو بفیض ولایت شیخ سے یا فیض حضرت نبوت سے یا تجلیات صفات خداوندی سے ہستی سالک پر واقع ہوں۔ اور فنا حقیقی سے سالک کو مشرف کر کر بقائے حقیقی بخشیں۔ کہ سلوک سے مقصود و مطلوب بقائے حقیقی ہی ہے۔ ایسے سلوک اور تصوف کا یہ مطلب اور مقصد اصلی ہے۔ کہ اس سے فنا حقیقی اور بقائے حقیقی حاصل ہو۔ اور باقی اَبَدی اَلخلائق سے ناامیدی و رہاس ہو۔ فنائے حقیقی اور بقائے حقیقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ہستی سالک پر فیض ولایت شیخ اور فیض نور نبوت اور تجلیات صفات الٰہی وارد نہ ہوں۔ اس سے اسکے لئے جو طالب حق اور طالب فنا حقیقی و بقائے حقیقی ہے سلوک و صول الی اللہ میں ضرورت شیخ اور ضرورت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہے۔ اور جو طالب باقی اَبدی اَلخلائق ہے۔ وہ تماشائی اس شرف فنا حقیقی سے محروم ہے کیونکہ یہ دولت اسکو حاصل ہونی ممکن ہی نہیں۔ اور کیا ہوا۔ جو بدون مرشد اور رسول کے خودبخود مجاہدات و ریاضات شاقہ اور مخالفت نفس کرنے سے کچھ انوار اسکے نفس و روح کے نظر آنے لگے۔ اور ان سے کچھ امور اس عالم کے معلوم ہونے لگے جیسے جوگیہ اور میسمیرزم کرنے والونکو نظر آتے ہیں۔ یہ کوئی کمال نہیں۔ وصول اللہ نہیں۔ اور اسو باقی اَبدی اَلخلائق میں سے بھی بہت تھوڑا سا حصہ ہے۔ اسی کو کمال سمجھنا اور یہ کہنا بڑی غلطی ہے۔ کہ ہم بھی بدون کسی شیخ اور بدون رسول کے واصل باللہ ہو سکتے ہیں۔ ہمارے اور جوگیوں کی یہ ہی حالت ایک ہی سی ہے۔ اور قصہ فنا مردنا مجاہدہ اور ریاضت اور مخالفت نفس ہی ہے۔ اسکو کسی شیخ اور رسول کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک خیال خام اور ناواقفیت حال کی بیماری اور مرض خیال بیہودہ میں گرفتاری ہے۔ غیر مسلم اگر ایسا کہیں تو انکی شکایت نہیں۔ وہ ختم اللہ علیٰ قلوبہم کے مصداق ہیں۔ افسوس تو ان پر ہے جو اسلام کا دعویٰ کر کر خدا تک پہنچنے میں فلسفہ کے خیالات میں

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

بیمار ہو کر عدم ضرورت شیخ اور عدم ضرورت رسول کے قائل ہوں۔ اور خود بخود مجاہدات کرنے کو اور مسمریزم کو ہی تصوف کہیں جیسے کہ بعض مدعیان اسلام بیماران امراض نفسانی آج کل ایسا کہتے ہیں پہلے بزرگان دین نے اصطلاحاً چار عالم ناسوت۔ ملکوت۔ جبروت۔ لاہوت قرار دے رکھے تھے۔ خود بخود مجاہدہ سے جو کچھ حاصل ہوتا بھی ہے وہ عالم ناسوت کے بہت سے لطائف و انوار میں سے ایک تھوڑا سا حصہ ہے۔ یا یوں کہیئے۔ کہ پنساری کی دوکان میں سے ایک سونٹھ کی گرہ ہے چوہے کو اگر سونٹھ کی گرہ مل جاوے۔ تو وہ پنساری نہیں ہو سکتا ایسی ہی خود بخود مجاہدہ کرنے والے کو اگر اس عالم کے مغیبات میں سے کچھ نظر آنے بھی لگے۔ تو یہ کوئی کمال نہیں استدراج ہے۔ اس سے آگے تو عالم ناسوت سے نکلنا اور سیر عالم ملکوت اور جبروت و لاہوت کے ہونا بہت بڑا راہ طے کرنا باقی ہے۔ جو بدون فیض ولایت مرشد اور فیض نور نبوت کے طے ہونا ممکن ہی نہیں کہتے ہیں۔ کہ یہ بیماری نفسانی حکیم جسمانی بوعلی سینا کو بھی ہو گئی تھی۔ اور اسکے خیال میں یہ بات آگئی تھی۔ کہ مجاہدہ نفس ہی تصوف ہے۔ اس سے ہی تہذیب اخلاق ہو سکتی ہے۔ اخلاق حمیدہ حاصل ہو سکتے ہیں خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہ ایک نیچرل یعنے طبعی بات ہے اس میں کسی مرشد یا رسول کی ضرورت نہیں یہ خیال نفسانی اسکا بہ تقلید فلاسفہ تھا۔ جو اسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اور جنکے علوم پر بوعلی سینا مرتا تھا۔ صوفیوں کے اچھے اچھے حالات اور اخلاق سنکر اور دیکھکر حکیم بوعلی سینا چاہتا تھا۔ کہ میں بھی صرف مجاہدہ نفس سے ان اخلاق اور حالات صوفیوں کو حاصل کروں۔ اسنے کچھ خود بخود کیا بھی مگر ناکامیاب رہا۔ اس کے وقت میں دو بڑے صوفی کامل اولیا اللہ اور قطب زمان تھے۔ ایک حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ۔ دوسرے حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ حکیم بوعلی سینا دونوں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور دونوں کے اخلاق اور حالات کاملہ دیکھکر حیران رہا۔

حکایت: تذکرۃ الاولیا میں بذکر حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ حضرت فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ بوعلی سینا حضرت شیخ ابوالحسن رحمتہ اللہ علیہ کی شہرت کمال سنکر خرقان میں آیا۔ آپ سوقت لکڑیاں لینے جنگل کو گئے تھے۔ آپ کی بی بی صاحبہ سے پوچھا۔ کہ شیخ کہاں ہیں۔ انہوں نے جوابدیا۔ کہ اس زندیق کذاب سے ملکر تم کیا کروگے۔ اور شیخ کو بہت برا کہکر بولیں۔ وہ لکڑیاں لینے جنگل گیا ہوا ہے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

یہ سنکر بو علی سینا نے خیال کیا۔ کہ جب شیخ کی بیوی ہی منکر شیخ ہے۔ تو شیخ کا کیا حال ہوگا۔ بو علی سینا جنگل کو روانہ ہوا۔ تاکہ شیخ کا حال دیکھے۔ جنگل کو جاتا تھا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ شیخ ایک گٹھا لکڑیوں کا شیر کے اوپر رکھے ہوئے آتے ہیں یہ دیکھکر ہوش اُسکے اُڑ گئے پھر سنبل کر عرض کیا۔ کہ شیخ یہ کیا حال ہے۔ فرمایا کہ جب ہم اس بھیڑنی کا (جو مراد اپنی بیوی سے تھی) بوجھ اٹھا دیں۔ تو کیا شیر ہمارا بوجھ نہ اٹھاویگا۔ پھر آپ اپنے مکان کو آئے۔ بو علی سینا بھی ساتھ آیا۔ بیٹھے اور باتیں ہونے لگیں۔ اور بہت باتیں ہوئیں۔ شیخ نے پہلے سے دیوار بنانے کیلئے کچھ گارا بنایا ہوا تھا۔ بو علی سینا سے کہا۔ کہ مجھے معاف کیجئے۔ یہ دیوار مجھکو بنانی ہے۔ یہ کہکر دیوار پر اسکے بنانے کیلئے جا بیٹھے۔ اور دیوار بنانے لگے۔ اتفاقاً بسولی آپکے ہاتھ سے زمین پر گر پڑی۔ بو علی سینا نے چاہا۔ کہ اس بسولی کو اٹھا کر شیخ کے ہاتھ میں دے۔ مگر قبل از انکہ بو علی سینا اٹھے بسولی خود بخود اٹھ کر شیخ کے ہاتھ میں چلی گئی۔ یہ دیکھکر بو علی سینا بہت ہی حیرت میں رہا۔ اور معتقد آپکا ہوا۔ مگر بعد اسکے طریقہ فلاسفہ کا یعنے خود بخود مجاہدہ کرکے یہ حال حاصل کرنے کا اُس نے اختیار کیا۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ غوث وقت قطب زمانہ بڑے اولیا، کاملین میں سے تھے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی روحانیت سے آپنے پرورش پائی تھی۔ خاندان نقشبندیہ کے بڑے پیروں میں سے ہیں۔ وصال آپکا ۴۲۵ھ ہجری میں ہوا۔ مزار مبارک خرقان میں ہے۔

حضرت فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ صاحب تذکرۃ الاولیا بھی بڑے صوفی کامل اولیاء اللہ میں سے تھے۔ مرید حضرت مجدالدین بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ روحانیت منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ سے بھی تربیت پائی تھی۔ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے بہت تعریف آپکی کی ہے۔ آپنے بعمر ۱۱۴ برس کے ۶۲۷ھ میں کفار تتار کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ اور مزار مبارک نیشاپور میں ہے۔ یہ حکایت جو بو علی سینا کی آپ نے تذکرۃ الاولیا میں لکھی ہے۔ واقعی ہے۔

حکایت - صاحب کرامت الاولیا ذکر حضرت ابو سعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں کہ ایک دن بو علی سینا صفت مجہول میں حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس تذکیر میں حاضر ہوا شیخ نے اسیوقت فرمایا۔ کہ ہماری مجلس میں اسوقت ایک شیخ حکمت دان حاضر ہوا ہے۔ پھر بو علی سینا

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

چند روز حضرت شیخ سے مشکل سوال پوچھتا رہا۔ ہر ایک کا جواب شافی پاتا رہا جب وہ خدمت شیخ سے اٹھ کر آیا۔ تو اس سے کسی نے شیخ کا حال پوچھا۔ کہ کیسے شیخ ہیں۔ کہا جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اسکو دیکھتے ہیں۔ حضرت شیخ سے کسی نے بوعلی سینا کا حال پوچھا۔ فرمایا جو کچھ ہم دیکھتے ہیں وہ جانتا ہے۔

ایک روز بوعلی سینا حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خدمت شیخ سے رخصت ہونے کے وقت ایک شخص کو وہاں چھوڑ گیا اور اس سے کہہ گیا کہ میرے جانے کے بعد جو کچھ شیخ فرماویں۔ وہ مجھ سے آکر کہنا وہ شخص خدمت شیخ میں رہا شیخ سے بوعلی سینا کا کچھ ذکر کیا۔ تو اس نے شیخ سے دریافت کیا۔ کہ حضرت بوعلی سینا کیسا آدمی ہے۔ فرمایا کہ علم و حکمت تو خوب جانتا ہے مگر اخلاق نہیں رکھتا۔ یہ بات اس نے بوعلی سینا سے کہی۔ اس نے حضرت شیخ کی خدمت میں ایک خط اس مضمون کا لکھا۔ کہ میں نے بہت کتابیں اخلاق کی لکھی ہیں۔ حضرت شیخ نے کیسے فرمایا کہ میں اخلاق نہیں رکھتا۔ شیخ نے اسکے جواب میں فرمایا۔ کہ ہم نے یہ ضرور کہا تھا۔ کہ وہ اخلاق نہیں رکھتا مگر یہ نہیں کہ اخلاق کی باتیں نہیں جانتا۔ انتہی۔

بیان ظاہر ہے۔ کہ اخلاق کا جاننا کوئی فضیلت نہیں۔ اخلاق کا رکھنا۔ اور تخلقوا باخلاق اللہ سے متصف ہونا فضیلت ہے۔ دانستن اور داشتن میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جو اخلاق کے مدعی ہیں وہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں۔ کہ کس حال میں ہیں۔

کتاب کرامات الاولیا ایک شاہجہانی امیر نے ۱۰۶۹ھ ہجری میں ان مستند کتابوں سے لکھی ہے جو اسمیں درج ہیں۔

حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ بڑے کملائے وقت صوفی کامل شریف القلوب ہے۔ انکی کرامات اور کمالات کا شہرہ ایک عالم میں تھا۔ مرید حضرت شیخ ابوالفضل سرخسی رحمتہ اللہ علیہ کے اور پیر بھائی حضرت داتا گنج بخش صاحب لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ وصال انکا بعمر ۸۳ سال ۴۴۰ھ ہجری میں ہوا۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

حکایت نفحات الانس میں لکھا ہے۔ کہ حضرت شیخ رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ کہ شیخ مجدالدین بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کو واقعہ میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ مَا تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ اِبْنِ سِیْنَا۔ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُوَ رَجُلٌ اَرَادَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِلَا وَاسِطَتِیْ حَجَبْتُہٗ بِیَدِیْ ھٰکَذَا فَسَقَطَ فِی النَّارِ یعنے آپ ابن سینا کے حق میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ چاہتا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ تک بغیر میرے واسطے کے پہنچ جائے۔ پس میں نے اسکو اپنے ہاتھ سے منع کیا۔ اسطرح سے کہ وہ آگ میں جا پڑا انتہٰی۔ یہاں ان لوگوں کا جواب ہے۔ کہ جو خدا تک پہنچنے میں ضرورت شیخ اور ضرورت رسول کی نہیں سمجھتے ہیں۔

حضرت مجدالدین بغدادی رحمتہ اللہ علیہ بڑے اولیاء وقت اور صوفی کامل تھے حضرت نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ کے مرید اور بڑے مقبول تھے۔ سلطان محمد خوارزم نے آپکو ۶۰۶ہجری یا ۶۱۶ہجری میں شہید کیا۔ اور اس بے ادبی کا عذر اس نے حضرت نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ سے جو آپ کے مرشد تھے۔ بہر چند کیا۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمایا۔ کہا فرزند مجدالدین کے خون کی دیت میں تیرا ملک گیا ہماری جان گئی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا دیکھو نفحات الانس صفحہ ۳۱ا۔

حضرت رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی رحمتہ اللہ علیہ بھی بڑے شیخ وقت کامل و مکمل صوفی تھے مرید حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمٰن کسرقی کے تھے وصال آپکا ۷۳۶ہجری میں ہوا آپکے کمالات و فضائل نفحات الانس مطبوعہ ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۳۹۲ پر دیکھو۔

واقعہ ایک حالت ہے جو صوفیہ کرام پر وارد ہوتی ہے جس میں بیداری میں محسوسات سے غایب ہو جاتے ہیں۔ کاملان وقت جو کچھ اس میں دیکھتے ہیں سچ ہوتا ہے۔ اور خصوص رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا واقعہ میں صوفیان کامل کا دیکھنا بالکل سچ ہوتا ہے۔ نفس و خیال کی مجال نہیں جو اسمیں کوئی رنگ آمیزی کریں۔ نفس اور خیال ناقص حال کا جو رنگ آمیزی کرتا ہے۔ وہاں کاملوں کا بالکل فنا ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ جو کچھ واقعہ میں حضرت مجدالدین بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا۔ اور جو کچھ حضرت نے بوعلی سینا کی نسبت فرمایا۔ وہ بالکل سچ ہے۔ مگر ملا عبدالغفور

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

لاری رحمتہ اللہ علیہ نے حاشیہ نفحات میں بوعلی سینا کی نسبت یہ لکھا ہے۔ کہ اس ارشاد حضرت سے بوعلی سینا کا ہمیشہ آگ میں رہنا ثابت نہیں ہوتا ہے نہ اسکا کفر ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ مومنوں میں سے بہت عزو اصل اللہ بھی ہوتے ہیں۔ اور مومنان عاصی بقدر اپنے گناہ کے آگ میں بھی رہیں گے۔ اس ارشاد سے خلود اسکا آگ میں یا کفر ثابت نہیں ہے۔ اب سیر باطنی انفسی یَانِیْ اَیْدِی الْاَنْسَان کا حال مفصل سنئیے جو **حضرت نجم الدین رازی** رحمتہ اللہ علیہ نے مرصاد العباد میں فرمایا ہے کہ جب آئینہ دل مصقلہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ سے بالکل صیقل ہو جاتا ہے۔ تو اس میں سے زنگار طبیعت اور ظلمت نفس اور صفات بشریت محو (اور نیست و نابود) ہو جاتے ہیں۔ یعنے آئینہ دل کی جلا کرنے کا مصقلہ اور مانجنے والی چیز ذکر الٰہی ہی ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَۃٌ وَ صِقَالَۃُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللہِ یعنے ہر شے کی صیقل کرنے کا ایک مصقلہ ہے جس سے وہ صیقل ہو جاتا ہے۔ اور زنگ اور مورچہ اسکا دور ہو جاتا ہے قلوب انسانی کے صیقل کرنے کا مصقلہ ذکر اللہ تعالے کا ہے۔ وہ آئینہ دل کے سارے زنگ اور مورچے دور کر کے صیقل کر دیتا ہے۔ اور اسکو قابل اسکے کر دیتا ہے۔ کہ اس میں انوار غیبی نظر آئیں۔ ایسا صیقل شدہ اور جلا شدہ آئینہ دل قابل پذیرای انوار غیبی کے ہوتا ہے۔ یعنی آئینہ دل میں اسکی صفائیت کے موافق (یعنی وہ جتنا صیقل ہو جاتا ہے۔ اوتنا ہی) انوار کا ظہور اور ان کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس مسئلہ کو مثنوی شریف میں مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے کیا اچھا فرمایا ہے **مثنوی معنوی**

آئینہ ات دانی چرا غماز نیست — زانکہ زنگار از رخش ممتاز نیست

آئینہ کز زنگ الائش جداست — پر شعاع نور خورشید خدا است

رو تو زنگار از رخ او پاک کن — بعد ازاں آں نور را ادراک کن

یعنے فرماتے ہیں۔ کہ تیرا آئینہ دل کیوں غماز نہیں ہے۔ اور کیوں اسمیں انوار غیبی ظاہر نہیں ہوتے ہیں وجہ اسکی یہی ہے کہ اسکے رخ سے زنگار دور نہیں ہوا جس آئینہ دل سے زنگار و الائش طبع دور ہو گئی ہے۔ وہ شعاع نور خورشید خدا سے پر ہے۔ آئینہ دل کے رخ سے زنگار صفات ذمیمہ کو دور

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

کیجے پھر اسمیں نور کو دیکھئے) بدایت حال میں انوار اکثر بروق اور لوامع اور لوایح کیطرح ظاہر ہوتے ہیں دیتے جیسے بجلیاں چمکتی ہیں۔ یا کچھ دیر تک چمکارے نظر آتے ہیں۔ یا جیسے پانی اور آئینہ وغیرہ میں نور آفتاب کی روشنی پڑتی ہے۔ اسی طرح انوار نظر آتے ہیں۔ الا چونکہ بدایت حال میں آئینہ دل کی تھوڑی سی صقالت اور صفائی ہوتی ہے۔ جس میں انوار بروق اور لوامع اور لوایح کیطرح نظر آتے ہیں۔ زنگار طبیعت اور ظلمت نفس بالکل مرتفع نہیں ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی سالک ناظران انوار کا اپنے باطن میں ان انوار کو دیکھکر یہ سمجھنے لگے۔ کہ او ہو ہم بھی ولی اللہ اور مقبول الٰہ ہو گئے۔ ہمکو بھی نور الٰہی کیا اللہ ہی نظر آنے لگا۔ ہم واصل باللہ ہو گئے۔ اور اسی خیال میں وہ پھنسا رہے۔ اور اس مقام سے نہ نکلے اور اس خیال خام کی نفی کر کے آگے نہ بڑھے۔ تو وہ سالک بڑے ٹوٹے اور نقصان میں رہا۔ اور سوائے خیال خام کے اسکو کچھ حاصل نہ ہوا۔ وہ طالب حق نہ رہا طالب مَا فِیْ اَیْدِی الْخَلَائِق ہو گیا۔ یہ انوار جو اسکو بجلی اور چمکارے اور روشنی کیطرح نظر آتے ہیں۔ یہ نور انوار انسانی اور امور مَا فِیْ اَیْدِی الْاِنْسَان ہیں۔ ابھی خدا کہاں ہنوز دلی دور ست ان سے یاس اور ناامیدی ہونا اور انکا کچھ خیال دل میں نہ آنا۔ جو شرط طریقت اور تصوف تھی۔ وہ مفقود ہو گئی۔ کیا ظاہر میں آفتاب و ماہتاب بجلی وغیرہ کے انوار کچھ کم تھے۔ اور ان کے نظر آنے سے کمال حاصل نہیں ہوتا تھا۔ جو باطن کے انوار مَا فِیْ اَیْدِی الْاِنْسَان کو دیکھتے ہی لٹو ہو گئے۔ اور اپنے باطنی انوار کے دیکھنے کو کمال اور وصول اللہ سمجھ لیا۔ یہ بڑی غلط فہمی اور بدنصیبی ہے۔ اللہ تعالے سب طالبان حق کو اس مقام خرابی سے نکالے۔ ابھی لیسے بہت سے مقامات طے کرنے ہیں۔ یہ ایک بڑا بھنور اور ورطہ دریائے سلوک اور تصوف کا ہے۔ ؎

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار ... کہ پیدا نشد تختہ، بر کنار

کہ اس بھنور میں بہت سی سالک ڈوبے جنکا پتہ کہیں بھی نہ پایا۔ آئینہ دل کی صفائی مِصْقلہ ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے جسقدر زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ انوار زیادہ نظر آتے جاتے ہیں۔ بروق اور لوامع اور لوایح کے نظر آنے کے بعد کبھی ایسا نظر آتا ہے۔ کہ باطن میں چراغ جل رہا ہے۔ شمع روشن

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

ہے مشعل جل رہی ہے۔ آگ چمک رہی ہے۔ اور جب انوار علوی نظر آتے ہیں۔ تو پہلے چھوٹا سا ستارہ پھر اس سے بڑا پھر مثل ماہتاب پھر مثل آفتاب نظر آتے ہیں پھر اور انوار نظر آتے ہیں۔ جو انفی آیدی الا انسان ہیں مشکل دکھانے کی قابلیت اور محل انعکاس ہونے کی صفت آئینہ قلب انسان ہی رکھتا ہے۔ اور کوئی وہ قابلیت اور صفت نہیں رکھتا۔ اسکو یوں سمجھنا چاہیئے کہ انوار طرح طرح کی اقسام انواع کے ہیں۔ اور منشا ان کا (یعنی جہاں سے وہ پیدا ہوتے ہیں) بہت امور ہیں۔ روحانیت سالک کی منشاء نور ہے۔ ولایت شیخ کی اور نبوت حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی منشاء نور وچشمہ نور ہیں۔ ایسی ہی ارواح انبیاء اور اولیا اور مشائخ کی اور حضرت عزت منشاء (اور چشمہ) نور ہیں۔ ذکر لا الٰہ الا اللہ اور دیگر اذکار اور قرآن مجید اور ایمان اور احسان اور اسلام اور ہر نوع کی عبادات و طاعات منشا اور چشمہ نور ہیں۔ اور ہر نور دوسرے نور سے مختلف قسم کا ہے اگر ایسا نہ ہو تو اس نور کی تمیز کیسے ہو کہ یہ نور کس کا ہے ۔ سہ

ہر عبادت را حضوری دیگر است ہر اطاعت را سرورے دیگر است

ہر چراغے کز عبادت بر کنی مطلع انوار نورے دیگر است

یعنی ہر عبادت مطلع انوار ایک اور ہی نور کی ہے۔ لطائف اشرفی مطبوعہ جلد اول صفحہ ۲۹۳) اور ہر نور سے حسب مناسبت (حال سالک) ایک اور ہی ذوق و ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انوار ان ظلمانی حجابوں اور پردوں میں رہتے ہیں۔ جو ان کے اور چشم بصیرت سالک کے مابین گرفتاری نفس و طبع سے لٹکے ہوئے ہیں۔ خیال انسانی اُن انوار کی نمائش میں اپنا تصرف کرتا ہے۔ اور اُن میں رنگ آمیزی اور نقشبندی کر کر کچھ کا کچھ دکھاتا ہے۔ بھولا اور سادہ لوح سالک غلطی میں پڑجاتا ہے۔ مگر جب چشم بصیرت سے یعنی آئینہ قلب انسانی کے سامنے سے اسکی صیقل ہو جانے پر وہ پردے اور حجاب ظلمانی اٹھ جاتے ہیں تو انوار پردوں اور حجابوں سے باہر نکل کر بالکل سامنے آجاتے ہیں۔ اور اپنا اصلی جلوہ دکھاتے ہیں۔ پھر خیال انسانی کا تصرف اُن میں نہیں رہتا۔ جو رنگ اُن انوار کے نظر آتے ہیں۔ وہ سب آخر میں جاتے رہتے ہیں سب رنگی اور بے صورتی اور بے مکانی اور بے شکلی اور بے ہستی اور بے کیفی کا مشاہدہ ہوتا ہے وہ اپنا جلوہ دکھلاتے ہیں۔ مگر ان کو کہیں نور مطلق نہ سمجھ لینا۔ یہ بھی ایک معنی سے رنگ ہی ہے۔ نور

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

مطلق وہ ہے۔ جو ان سب سے پاک اور منزہ ہو۔ یہ جو اشکال و رنگ نظر آتے ہیں۔ یہ سب آلائش صفات بشری (امانی ابدی الانسان) کے ہیں۔ کہ نظر روح سالک کی خیال اور اک کے پردے سے پڑتی ہے۔ اور جب اسکے سامنے سے پردہ خیال اٹھ جاتا ہے۔ اور اس پردہ ظلمانی کی قید سے روح سالک کی نکل آتی ہے۔ اور اسکی نظر روحانیت صرف پر پڑتی ہے۔ تو صفات بشری (امانی ابدی الانسان) فنا ہو جاتے ہیں۔ کوئی انمیں سے باقی نہیں رہتا چنک بے رنگی اور بے شکلی کی نظر آتی ہے۔ اس امر کی شرح کہ یہ جو انوار مختلف نظر آتے ہیں۔ یہ کسکے نور ہیں۔ بہت طول چاہتی ہے۔ مگر مختصراً یہاں یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو انوار صورت برق اور لوامع میں نظر آتے ہیں۔ وہ اکثر ذکر اور وضو اور نماز کا نور ہوتے ہیں۔ اور کبھی غلبات انوار روح محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے صفات بشری کے پردے لپٹ جاتے ہیں۔ اور اسیطرح وہ پردے اُڑ جاتے ہیں (مطلع صاف ہو جاتا ہے) پرتوہ روحانیت صرف (یعنے روح محمدی صلے اللہ علیہ وسلم) کا صورت برق میں نظر آتا ہے (وہ برق ہی ہے۔ اور برق کیا برق سے بھی زیادہ بڑھکر جسکی کچھ صفت نہ ہو سکے) اور نور ذکر کا اور نور وضو کا صورت لوامع میں نظر آتے ہیں۔

حکایت حضرت شیخ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ کا ایک مرید ایک دن وضو کر کے اپنے خلوت خانے میں گیا۔ تو اُس نے نور کے لمعات دیکھے۔ انکو دیکھکر اُس نے نعرہ مارا۔ اور دوڑ کر باہر آ کر کہا۔ کہ میں نے خدا کو دیکھا۔ شیخ نے یہ سُنکر اسکو ڈانٹا۔ کہ او کار نادیدہ اور ناواقف جو تو نے دیکھا۔ وہ تو نور تیرے وضو کا تھا۔ ابھی تو کہاں اور خدا کہاں (دیکھئے اگر شیخ اسکا نہ ہوتا۔ تو یہ طالب حق ڈوب ہی گیا تھا۔ شیخ نے اسکو اس مقام سے نکالا۔ اس سے ضرورت ایسے شیخ کی ثابت ہے۔ جو راہ دیدہ اور کار کردہ واقف تمام حالات راہ کا ہو۔ اور مرید اور طالب حق کو ہر مقام سلوک اُلے اللہ کی آفتوں سے بچا کر نکال لے جائے۔ منزل مقصود وصول اِلی اللہ پر پہونچائے۔ ان آفات سلوک سے بچکر خود بخود کوئی واصل باللہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی کو ایسا خیال ہو جیسا بو علی سینا کو ہُوا۔ تو ع ایں خیالست و محالست و جنوں۔ مرشدوں اور شیخوں کی موجودگی میں بھی بعض مرید سالک

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

الے اللہ جو اپنے شیخ سے تمام حال امن و عن اپنے مشاہدات کا نہیں کہتے۔ وہ بھی ان آنات سلوک راہ الے اللہ میں پھنس جاتے ہیں۔ اسلئے ضرورت شیخ کی سالک راہ الے اللہ کے لئے ہے۔ کہ اپنا ہر حال اپنے شیخ سے کہتا رہے۔ اگر شیخ کے حضور میں ہو زبانی عرض کرے۔ اور اگر دور ہو اپنے حال کا عریضہ بھیجے اگر یہ دونوں اسکو نصیب نہ ہوں۔ تو اسکا خدا ہی حافظ ہے۔

حکائیت حضرت ابو محمد خفاف رحمۃ اللہ علیہ جو مرید حضرت ابو عبد اللہ خفیف شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ ایک دن مشائخ شیراز کے ساتھ بیٹھے تھے۔ انمیں مشاہدے کے باب میں ذکر ہونے لگا کہ مشاہدہ کس کو کہتے ہیں۔ ہر ایک نے ابقدر اپنے حال کے اسکا بیان کیا۔ ابو محمد خفاف خاموش بیٹھے رہے۔ حضرت مؤمل جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا۔ کہ آپ بھی تو کچھ فرمائیے آپ نے فرمایا۔ میں کیا عرض کروں۔ آپ صاحبوں نے بہت خوب اس میں فرمایا ہے حضرت مؤمل جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ نہیں آپ ہی کچھ فرمائیے۔ حضرت ابو محمد خفاف نے فرمایا۔ کہ مشاہدہ یہ ہے۔ کہ پردے سامنے سے بالکل دور ہو جاویں۔ اور خدا تعالے کو عیاں دیکھے مشائخوں نے یہ بات سنکر آپ سے کہا۔ کہ آپ نے یہ بات کس سند سے کہی۔ اور آپکو یہ بات کس طرح معلوم ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں بادیہ تبوک میں تھا۔ اور وہاں فاقے اور مشقت مجھپر بہت گذر رہی تھی۔ میں مناجات میں تھا۔ کہ چانچک حجاب سارا دور ہو گیا۔ خدا تعالے کو میں نے دیکھا۔ کہ اپنے عرش پر بیٹھا ہے میں نے اسکو سجدہ کیا۔ اور عرض کیا کہ مَوْلَائِیْ مَا هٰذَا مَكَانِیْ وَمَوْضِعِیْ مِنْكَ یعنے اے میرے خواجہ یہ کیا مکان اور مرتبہ میرا تیرے نزدیک ہے۔ جب مشائخوں نے یہ بات سنی۔ سب خاموش ہو رہے۔ مگر مؤمل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو محمد خفاف رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اوٹھیئے۔ آئے مشائخوں کی زیارت کریں۔ آپ اٹھیئے۔ اور حضرت مؤمل رحمۃ اللہ علیہ نے آپکا ہاتھ پکڑا۔ اور حضرت ابن سعدان رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچے۔ حضرت ابن سعدان نے آپکی تعظیم کی۔ اور کہا۔ مرحبا مرحبا آئیے آئیے۔ مؤمل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن سعدان سے عرض کیا۔ اَیُّھَا الشَّیْخ کوئی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائیے۔ حضرت ابن

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

سعدان رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے لِلشَّیطٰانِ عَرْشًا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ فِتْنَۃً کَشَفَ لَہٗ عَنْہُ یعنے شیطان کا ایک عرش زمین آسمان کے مابین ہے۔ جب حق سبحانہ وتعالے چاہتا ہے۔ کہ بندہ کو فتنہ میں ڈالے۔ تو شیطان کا عرش اسکو دکھاتا ہے۔ اور اس حدیث کی سند بھی حضرت ابن سعدان نے بیان کی۔ کہ مجھ سے اُسکو فلاں نے کہا۔ اور اُن سے فلاں نے کہا۔ اسی طرح حضرت بنی صلے اللہ علیہ وسلم تک اسناد اس حدیث کی بیان فرمائیں۔ اُن سے حضرت ابو محمد حفاف رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ ذرا پھر تو فرمائیے حضرت ابن سعدان نے پھر اس حدیث کو فرمایا۔ تو حضرت ابو محمد حفاف روئے اور وہاں سے اُٹھ کر باہر چلے گئے۔ حضرت ابو عبد اللہ خفیف شیرازی رحمتہ اللہ علیہ جو اُسکے ناقل ہیں فرماتے ہیں کہ کچھ دنوں ابو محمد خفاف کو ہمنے نہ دیکھا جب وہ آئے۔ تو ہمنے ان سے کہا تم کہاں تھے۔ انہوں نے کہا۔ جو نمازیں میں نے اسوقت سے پڑھی تھیں۔ جب سے میں نے شیطان کو عرش پر دیکھ کر اسکو خدا سمجھ کر سجدہ اسکو کیا تھا۔ اُنکی قضا پڑھنے میں مشغول تھا۔ یہ کہکر کہا۔ کہ اب میرے لئے یہ ناگزیر ہے کہ جس جگہ میں نے شیطان کو سجدہ کئے ہیں۔ وہاں جاؤں۔ اور اسپر لعنت بھیجوں۔ یہ کہکر وہ چلے گئے پھر اُنکی کوئی خبر نہیں سنی۔ دیکھو نفحات الانس صفحہ ۲۳۲۔

حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف شیرازی رحمتہ اللہ علیہ جو اُسکے ناقل ہیں۔ بڑے اولیاء کاملین سے ہیں۔ اپنے زمانے کے شیخ وقت تھے۔ بہت بزرگان اور مشائخ کی خدمت میں رہے تھے۔ دیکھو صفحہ ۲۲۲ نفحات وصال آپکا ۳۳۱ سنہ ہجری میں ہوا تھا۔

حضرت مؤمل جصاص رحمتہ اللہ علیہ بھی بڑے صوفی کامل اور مکمل اور اولیا اللہ میں سے تھے۔ بڑے بڑے فضائل اور مراتب اعلے رکھتے تھے۔ دیکھو نفحات صفحہ ۲۲۹۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ شیطان کا بھی ایک عرش ہے۔ اور نور ہے۔ اور شیطان اپنا نور سالکوں کو دکھا کر گمراہ کر لیتا ہے۔ انوار کا نظر آنا اور سالک کا خود بخود اسکو کچھ سمجھ لینا بڑا خطرناک ہے۔ اسلئے سلوک کے ہر مقام اور ہر حال میں ضرورت شیخ اور ضرورت ارشاد شیخ اور ارشاد رسول مقبول صلے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے ۔ ؎

چو بینی ذرۂ خورشید انوار | درخشد در ہمہ اطراف و اقطار
دے باید ترا خورشید روی | کہ آگاہد ترا ازین رنگ و بوی

یعنے اے سالک جب تو خورشید انوار میں سے ایک ذرہ کی چمک بھی دیکھے ۔ تو ایسے دل کی تجکو نہائت ضرورت ہے ۔ جو خورشید ہو تاکہ وہ تجکو اس نور کے حال سے مطلع کرے ۔ لطائف اشرفی جلد اول صفحہ ۲۶۴) ایمان کا نور اور اسلام اور قرآن کا نور مثل لوایح کے ظاہر ہوتا ہے ۔ بروق اور لوامع و لوایح میں فرق ہے کہ انوار بروق تو ایسے چمکتے ہیں جیسے برق چمکتی ہے ۔ اور جلد چلی جاتی ہے ۔ ٹھہرتی نہیں ۔ اور انوار لوامع کا لمعان کچھ پیچھے بھی رہتا ہے ۔ اور تھوڑی دیر ٹھہرتا ہے ۔ اور انوار لوایح نور آفتاب کی طرح ہوتے ہیں ۔ جسکا عکس پانی میں یا آئینہ میں پڑتا ہے ۔ اور کچھ ٹھہرتا ہے ۔ اور پھر چھپ جاتا ہے ۔ یہ انوار جو لوایح کی طرح آئینہ دل میں اپنا عکس ڈالتے ہیں ۔ بقدر اخلاص نیت اور صفاء آئینہ دل کے عکس اپنا ڈالتے ہیں ۔ اور نورانیت ان کی ذوق سالک کو بڑھاتی ہے ۔ چراغ اور شمع اور مشعلہ کی صورت میں اور انہیں کی مانند جو نور نظر آتا ہے وہ نور ولایت شیخ یا نور حضرت نبوت یا نور سعادت علوم شرعیہ یا نور قرآن یا نور ایمان سے مقتبس ہوتا ہے ۔ اور یہ نور مقتبسہ جو انوار مذکور کا پرتوہ ہے ۔ دل کا چراغ اور دل کی شمع ہو جاتا ہے ۔ اور اس سے دل میں روشنی بمقدار اس نور کے ہو جاتی ہے ۔ اور اگر نور قندیل اور مشکات کی صورت میں نظر آئے ۔ تو وہ نور عرفان کا ہے ۔ جو مقام احسان سے دل میں بقدر اسکے نورانیت کے پیدا ہوا ہے ۔ حق تعالے نے بھی آیہ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ میں نور معرفت کی مثال مشکات سے دی ہے ۔ اور اگر آئینہ دل میں نور علویات کی صورت میں نظر آئے ۔ یعنے ستارے یا ماہتاب کی صورت میں نظر آئے ۔ تو وہ روحانیت کے انوار ہیں ۔ جو آسمان دل پر بقدر اسکی صفائی اور جلا کے نظر آتے ہیں ۔ کبھی وہ ستارے آسمان پر نظر آتے ہیں ۔ اور کبھی بدون آسمان کے جب آسمان پر نظر آتے ہیں ۔ تو آسمان دل ہوتا ہے ۔ اور ستارے نور روح بقدر صفائی دل چھوٹے یا بڑے تھوڑے یا بہت روشن ہوتے ہیں اگر ستارے بدون آسمان کے نظر آئیں تو وہ ستارے نور دل کا یا نور عقل کا یا نور ایمان کا بقدر صفائی

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

دل کے ہیں۔ اور کبھی نفس خود ایسا مصفّا اور منزکّی ہو جاتا ہے۔ کہ وہ مثل آسمان کے نظر آتا ہے۔ اور دل اس حال میں مثل ماہتاب کے نظر آتا ہے۔ اگر آئینہ دل بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اور زنگار طبع اس میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ تو وہ ماہتاب دل مثل بدر کامل کے نظر آتا ہے۔ اور اگر آئینہ دل پر ابھی کچھ زنگار اور کدورت طبع باقی ہے۔ تو ماہتاب دل ناقص نظر آتا ہے۔ نور روح سالک مثل آفتاب کے اپنی نورانیت میں بقدر صفائی آئینہ دل کے نظر آتا ہے۔ یعنی جسقدر صفائی دل کی زیادہ ہوتی ہے۔ اور زنگ طبع اُس پر سے دُور ہوتا ہے۔ اُسی قدر آفتاب روح روشن و درخشان نظر آتا ہے حتے کہ زیادتی صفائی اور صیقالت آئینہ دل سے وہ آفتاب ظاہری سے ہزار درجہ زیادہ درخشان اور روشن نظر آتا ہے۔ واضح رہے کہ روح کو صورت آفتاب اور اسکی درخشانی مختلف میں دکھانا نقشبندی خیال ہے۔ کہ ابھی نور روح پردے اور حجاب سے باہر نہیں نکلا ہے۔ اور اگر ماہتاب اور آفتاب دونوں ایک بار ہی نظر آدیں۔ تو ہمیں ماہتاب تو دل ہے۔ جو عکس نور روح سے منور ہوا ہے۔ اور آفتاب نور روح ہے۔ جو ابھی پردے سے طالع ہے۔ اور خیال نے صورت آفتاب میں اسکی نقشبندی مناسب کی ہے۔ یعنی جیسے عالم کبرے نور آفتاب سے منور ہے۔ اور اثر اسکا تمام جہان پر پہنچتا ہے۔ ایسے ہی عالم صغرا جو قالب انسان ہے نور روح سے منور ہے۔ اور اثر اسکا تمام اعضا پر پہنچتا ہے جس سے حس حرکت اُن میں پیدا ہوتی ہے۔ اور خیال اسی مناسبت سے حقیقت روح کی نقشبندی صورت آفتاب میں کرتا ہے۔ ورنہ روح بے شکل و بے رنگ اور بے صورت ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ آفتاب اور ماہتاب اور ستارے کسی حوض یا دریا یا ندی یا پانی یا آئینہ میں یا انہیں کی مانند کسی شے میں نظر آتے ہیں یہ سب انوار روحانیت کے ہیں۔ اور دل کے محلہائے مختلف سے نظر آتے ہیں۔ اور انہیں محلہائے مختلف سے خیال اُنکے نقشبندی ان صورتوں میں کرتا ہے۔ اور کبھی ہوتا ہے۔ کہ انوار ایمان و طاعات و تسبیحات اور اذکار مختلف کے آئینہ دل میں ان صورتوں میں نظر آتے ہیں۔ تمیز ان کی مرشدان کامل کو ہی ہوتی ہے۔ ایسے ہی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ انوار حق جل و علا کا پرتو بحکم مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا ۔ پر وہ روحانی اور دلی سے اپنا

الہٰی بخش

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

عکس آئینہ دل سالک پر بقدر اسکی صقالت اور صفائی کے ڈالتا ہے۔ اور اسمیں متجلّے ہوتا ہے (جیساکہ حال
ابراہیم علیہ السلام کا تھا۔ کہ ابتدا میں جب اُنکا آئینہ دل اسقدر صاف ہؤا کہ اِسمیں نور ستارے کیطرح چمکے
تو انہوں نے اسمیں ایک ستارا دیکھا۔ اور کہا یہ میرا رب ہے۔ جسکی خبر آیتہ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ اللَّیْلُ رَاٰ
کَوْکَبًا قَالَ ھٰذَا رَبِّیْ دیتی ہے (دیکھیے نبیوں کا ابتدائی یہ حال ہے۔ کہ آئینہ دل میں ستارا دیکھتے ہی اسکو
رب کہدیا۔ تو سالک بیچارہ کا جسکا مُرشد کامل واقف حال پاس نہ ہو۔ کیا حال ہو۔ خدا ہی حافظ)
پھر جب ابراہیم علیہ السلام کے آئینہ دل سے زنگار طبع کچھ اور دور ہوگیا۔ تو انہوں نے نور بشکل ماہتاب
دیکھا۔ کہا یہی میرا رب ہے۔ جیساکہ آیتہ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ ھٰذَا رَبِّیْ خبر دیتی ہے۔ پھر جب
آئینہ دل ابراہیم علیہ السلام کا کمال صاف اور صیقل ہؤا۔ تو اسمیں نور بصورت آفتاب نظر آیا۔ اور آفتاب کو
بھی آپ نے کہا۔ کہ یہ میرا رب ہے۔ اور یہ بڑا ہے۔ جیساکہ آیتہ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَۃً قَالَ ھٰذَا
رَبِّیْ ھٰذَا اَکْبَرُ۔ خبر دیتی ہے۔ یہ جو کچھ خلیل علیہ السلام کو مشاہدہ ہؤا۔ اور نظر آیا حقیقت
میں عکس انوار صفات ربوبیت کا تھا۔ جو آئینہ دل ابراہیم علیہ السلام میں روحانی اور دلی پردوں سے پرتو
افگن تھا۔ اور چونکہ مقام تلوین میں تھا۔ اِسلیے اُفول (اور چھپ جانا اور غایب ہو جانا) اسکو لازم تھا۔ اور یہ چھپ جانا
اُسکے رب ہونے کو رد کرتا تھا۔ اِسلیے فرمایا لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ (کہ میں چھپنے والوں اور غائب ہونے والوں کو دوست نہیں
اِنکے چھپ جانے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ پردے میں سے صورتہائے مختلف نظر آتی ہیں یہ رب نہیں اور حق
حضرت حق صورت سے اور اُفول اور چھپ جانے سے منزّہ اور پاک ہے (اسی وجہ سے فرمایا) اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ
لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا۔ یعنے میں نے اپنا منہ اسکی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین
کو بنایا۔ اور اُسکی طرف اسطرح مُنہ کیا۔ کہ کل ماسوا اللہ کے طرف سے حتیٰ کہ اپنی طرف سے بھی کہ وہ بھی
ماسوا اللہ میں داخل ہے۔ منہ پھیرا اور اپنے وجود کو اوس میں فنا کیا۔ اور اسی ایک ذات حق کی طرف
جو صورت اور اُفول یعنے چھپ جانے سے پاک ہے۔ اور آسمان اور زمین کا فاطر ہے۔ منہ اپنا کیا اسی
طرح طالب حق سالک راہ لِلّٰہ کو چاہیئے۔ کہ اگر اسکو سلوک الی اللہ میں یہ تماشے انوار ستاروں
اور ماہتاب اور آفتاب کے دکھائے جاویں۔ اور نظر آویں۔ تو انکو کچھ نہ سمجھے۔ اور انکی نفی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

سے یعنے لَا مَقْصُوْدَ اللّٰہ وَلَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰہ کے ملاحظہ سے کرتا ہوا طلب حق میں جو ان سب صورتوں اور شکلوں اور رنگوں سے مُنزّہ اور پاک ہے۔ آگے بڑھتا چلا جائے۔ جیسے صفات الٰہی ہر ایک کی نسبت سے ظہور میں دو قسم کے ہیں۔ ایک جمالی جنسے لطف و عنایت اور مہر الٰہی ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرے جلالی جنسے قہر الٰہی اور غضب ظاہر ہوتی ہے ایسے ہی انوار صفات الٰہی کے بھی دو قسم کے ہیں ایک جمالی۔ اور دوسرے جلالی (عالم لطف و مہر الٰہی سے جب سالک پر انوار صفات جمال کا ظہور اور اُنکا مشاہدہ شروع ہوتا ہے۔ تو ہستی سالک کی فنا ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور انوار صفات جلال سے فناءالفنا پیدا ہوتی ہے۔ ان حالتوں کا بیان تقریر بیان سے باہر ہے اور فہم انسانی سے بالاتر یہہ حالات عیانی (اور وجدانی) ہیں نہ تقریری بیان اور شیانی (عبارت میں کوئی لفظ نہیں۔ جو انکو بیان کرسکے۔ فہم کو کوئی قوت نہیں۔ جو اُنکو سمجھ سکے) ایک نور صفت جلال کا ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ جو اپنی خاصیت سے مُحرق اور جلا دینے والا ہے۔ اور خاصیت (نتیجہ) لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ کی رکھتا ہے۔ اور ساتوں دوزخ حقیقت میں اُسی نور کا پرتوہ ہیں۔ (یا یوں سمجھے کہ انوار صفات جمال کے مشرق ہیں محرق (اور جلا دینے والے) اور انوار صفات جلال کے مُحرق (اور جلانے والے) ہیں۔ نہ مشرق ان معانی کا عقل و فہم (ناقص و ظاہری انسانی (ادراک نہیں کرسکتے) اسلئے کہ اس عالم شہادت میں ان حالات کے کوئی معنی نہیں ہے۔ اور عقل و فہم ظاہری انسانی اسی کا ادراک کرسکتے ہیں جسکی عالم شہادت میں کوئی معنی ہو۔ کوئی کیفیت ہو) اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ انوار صفات جلال کی صورت ظلمانی صرف میں (یعنے سیاہ محض ہیں) ظاہر ہوتے ہیں عقل (ظاہری انسانی) کے فہم میں نور کا ظلمانی ہونا نہیں آتا۔ کہ عقل اَلْجَمْعُ بَیْنَ الضِّدَّیْنِ مُحَالٌ کہتی ہے۔ (یعنے اُسکے سمجھنے میں کہ انوار صفات جلال کے ظلمانی صرف بھی ہوتے ہیں عقل ظاہری انسانی حیران ہوتی ہے۔ کہ اُسنے کبھی نور کو ظلمت کیساتھ جمع نہیں دیکھا۔ اور اپنے مشاہدہ سے نور و ظلمت کو ایک دوسرے کی ضد حقیقی تجویز کرکر اجتماع ان کا محال قرار دیا ہے یہ صریح اُسکی غلطی ہے جو اسنے ظلمت کو ضد حقیقی نور کی اپنی بہت ہی محدود معلومات سے قرار دیا ہے۔ اور اُسپر حکم اجتماع ضدین محال کا لگایا ہے۔ اُسکی معلومات کا بہت محدود ہونا اس سے ثابت ہے۔ کہ اُس نے صرف آفتاب ماہتاب ستاروں کے نور کو اور بجلی آگ وغیرہ کے نور کو اور جہاں یہ نور نہ ہو

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

وہاں اندھیری اور شب دیجور کو دیکھا ہے۔ جو عالم اجسام کے انوار اور ظہورات میں سے محدود سے چند ہیں ابھی عالم اجسام کے انوار اور ظہورات گوناگوں اور بہت ہیں۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوئے ہیں اُن میں سے کچھ کچھ ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ ابھی تھوڑے عرصے سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ کوئلوں میں سے گاس کا نور نکلتا ہے غیر نورانی چیزوں میں سے نورانی بجلی نکلتی ہے اور اپنی روشنی سے گھروں کو روشن کرتی ہے۔ ایسے ہی اور بہت سے ظہورات نورانی ہیں۔ جو غیر نورانی جسمانی چیزوں کے بطون میں موجود ہیں اور نورانی کا غیر نورانی کے ساتھ اجتماع ہے۔ عالم اجسام سے بالاتر تو ابھی عالم مثال عالم ارواح کے نور اور ظہورات اور انکے خواص اور اسماء و صفات الہی کے انوار و ظہورات اور انکے خواص ہیں اُنمیں سے عقل ظاہری انسانی نے دیکھا ہے۔ کیا ہے۔ اور نور اور ظہور مختلف کی اصلیت کو سمجھا ہی گیا ہے۔ جو ظلمت کو نور کی حقیقی ضد قرار دیدیا ہے۔ ہاں بات ضرور ہے۔ کہ ہماری نسبت سے ظلمت ضد نور کی معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہمکو ایسا ہی نظر آتا ہے۔ مگر یہ ضد ظاہری اور نسبتی ہمارے ہی حقیقی نہیں۔ جو کہیں بھی جمع نہ ہو۔ اور اس تجویز عقلی میں یہ بھی غلطی ہے۔ کہ چاندنی اور روشنی کو ہی وہ نور کہتی ہے۔ نور کے جو اصلی معنی ہیں۔ اُسکو نہیں جانتی۔ آیۃ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اصلی معنی نور کے ظاہر کر رہی ہے یعنے آسمان اور زمین کا نور اللہ ہی ہے جامی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا اچھا فرمایا ہے۔

درکون و مکان نیست عیاں جز یک نور	ظاہر شدہ آن نور بانواع ظہور
حق نور و تنوع ظہورش عالم	توحید ہمیں است و دگر وہم غرور

اور اس امر کے ثبوت میں کہ عالم میں کوئی شے کوئی ظہور دوسری شے کے ضد حقیقی نہیں ہے۔ اگر ہے۔ تو ظاہری اور نسبتی اور اعتباری ہے۔ اور ایسی ضد ظاہری اور نسبتی اگر ایک موطن اور مظہر میں جمع نہ ہو۔ تو دوسری میں جمع ہو جاتی ہے پہلے علم الٰہی ہی کو لیجئے۔ کہ اسمیں نور اور ظلمت اور ہر امر جو دوسرے کی ضد کہتے ہیں آ کے جمع ہے۔ کوئی اُس سے باہر نہیں ہو سکتا علم الٰہی میں ہر عین ثابتہ اپنے احکام و آثار میں دوسرے عین ثابتہ کے احکام و آثار سے مختلف ہے۔ کہ وہی اختلاف ما لا نہایۃ اُسکا ہے۔ اور وہ اختلاف بعض حالات میں ضد بھی ہے جب ظہور سے پہلے اعیان ثابتہ آفتاب یا ستارے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ونجوم کی معہ اپنے احکام و آثار نور کے اور وہ اعیان ثابتہ جنکے احکام و آثار سیاہی اور ظلمت ہیں علم الٰہی میں جمع تھے۔ نور عین ظلمت تھا۔ اور ظلمت عین نور تھی۔ تو ظاہر ہے۔ کہ انکا اجتماع اسی وجہ سے محال نہ تھا۔ کہ وہ ضدِ حقیقی نہیں ہیں۔ جب ظہور سے پہلے علم میں انکا اجتماع محال نہ تھا۔ تو بعد از ظہور بھی اجتماع انکا محال نہیں ہوسکتا۔ کہ قبل از ظہور وہ باطن علم میں تھی۔ اور بعد از ظہور وہ ظاہر علم اور آئینہ علم میں آئے علم الٰہی سے باہر نہیں نکلے۔ اور انکے احکام و آثار کی کوئی حیثیت جو باطن علم میں قبل از ظہور کے تھی۔ وہ ظہور میں اور ظاہر علم اور آئینہ علم میں آنے سے نہیں بدلی جیسی تھی ویسی ہی رہی۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

ہوح تو بود آنکہ شُدی جلوہ گر	در خود و بر خود بہزاراں صُوَر
در تُتُقِ ذاتِ تو ہر سرّ کہ بود	روئے بآئینۂ علمت نمود
صورتِ شان جلوہ نما شد ز ذات	ذات ز تکرار صُوَر شد ذوات

یعنے تیری جلوہ گری علمی سے تیرے تُتُق ذات میں جو سرّ تھا۔ اُسنے عالم ظہور میں تیرے آئینۂ علم میں اپنا منہ دکھایا۔ اور اُن اسرار اور پردہ نشینوں کی صورتیں ذات سے جلوہ نما ہوئیں سرّ سے مراد عین ثابتہ صُورتِ علمیہ الٰہیہ اور اسکی صورت سے مُراد احکام و آثار اسکے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ عالم ظہور میں جو کچھ ہے۔ وہ پرتو حضرت الوجود کے ظہور کا ہے۔ جو اپنی ذات اور حقیقت میں ایک ہے۔ دوسرا کوئی ضِد اُسکی نہیں ہے۔ اور اُسکے آئینہ میں جو ہر عین ثابتہ کے احکام و آثار جلوہ نما ہیں۔ وہ فی الحقیقت صُوَرِ علمیہ الٰہیہ ہیں۔ وہ ظہور میں آنے سے بھی علم الٰہی سے باہر نہیں نکلی۔ ظہور میں آنے سے اُنکی حیثیت نہیں بدلی۔ جب علم الٰہی میں قبل از ظہور کے وہ جمع تھے۔ اور اجتماع اُنکا محال نہ تھا۔ تو ظہور میں آنے سے بھی وہ آئینۂ پرتو حضرت الوجود میں جمع ہیں۔ کہ کوئی اُنمیں ضدِ حقیقی دوسرے کی نہیں جو اجتماع اُن کا محال ہو۔ ضدِ ظاہری اور نسبتی اور اعتباری حقیقت کے مقابلہ میں قابلِ اعتبار نہیں۔ یہ سرّ نازک اور طلسم اعظم عقل ظاہری اور ناقص پر منکشف نہیں ہوتا عقل باطنی اور کامل پر منکشف ہوتا ہے جسکی یہ تعریف ہے۔ اَلْعَقْلُ نُوْرٌ یُقْذَفُ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

یعنے عقل ایک نور ہے۔ جو خاص مومن کے قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ غیر مومنوں کو عطا نہیں کیا جاتا۔ مومن اسباتکو یقین کرتا ہے۔ کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے۔ کہ دوزخکو کئی ہزار سال جلایا گیا۔ اور دہکایا گیا۔ تو وہ لال ہو گئی۔ پھر اُسکو کئی ہزار سال تپایا گیا۔ تو وہ سفید ہو گئی۔ پھر اُسکو کئی ہزار سال تپایا گیا۔ تو وہ سیاہ ہو گئی۔ اور اب سیاہ ہے۔ یہ ایک اشارہ اسی کا ہے۔ (کہ آگ سیاہ بھی ہوتی ہے۔ ضرور نہیں کہ وہ نور اور روشنی ہی ہو مگر (عقل ظاہری انسانی جو ناقص الحال ہے وہ) آگ کا سیاہ ہونا قبول نہیں کرتی۔ اور نہیں سمجھتی (کہ اُسنے کبھی سیاہ آگ دیکھا۔ نہیں مگر یہ اُسکی غلطی اور بیماری ہے۔ کہ جو اُسنے نہ دیکھا ہو۔ وہ واقعہ میں ہو ہی نہیں اور اُسکو کبھی قبول نکرے۔ اسی جنون وخبط کی وجہ سے وہ حقیقت حال سے واقف نہیں ہوتی۔ اور امور واقعی کے علم سے محروم رہجاتی ہے۔ اور صرف اسی عقل ظاہری ناقص الحال پر بھروسا کرنا اور اسی کی غلط تجویزات پر چلنا بڑا احمق اور محرومی از حقیقت حال ہے (چونکہ حقیقت ایک وحدت اور وحدانیت ہے (ظہورات اُسکے مختلف ہیں) دونوں عالم میں جہان دیکھو۔ نور وظلمت ہی ہیں یہ دونوں) پرتوہ انوار صفات لطف وقہر کا ہیں۔ اور اسی معنی سے نور وظلمت کو لفظ جعلیت سے فرمایا گیا ہے۔ نہ لفظ خلقیت سے جیسا کہ آیت خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ سے ظاہر ہے اور باوجود اسکے پھر فرمایا گیا کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنے اللہ ہی آسمانوں کا اور زمین کا نور ہے۔ یہاں ظاہر ہے کہ (خلقیت کے معنی اور ہیں۔ اور جعلیت کے معنی اور۔ ان دونوں لفظوں کے جو حقیقی معنی ہیں (اُنکا سمجھنا ہر منہم کا کام نہیں ہے۔ نہ نور کے حقیقی معنی سمجھنا ہر فہم کا کام ہے۔ یہ اُسی کا کام ہے۔ جو مرتبہ انسانی کے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ اور اُسکی عقل بھی عالم نقص سے نکلکر عالم کمال میں پہنچ جاتی ہے۔ اور سب بیماریاں اُسکی جاتی رہتی ہیں۔ انوار صفات جلال کے مقام فناء الفناء میں جب اپنی صولت اور ہیبت الوہیت آشکار کرتے ہیں۔ تو نور سیاہ مشہود ہوتا ہے۔ اور اُسکی سطوت عظمت سے یہ طلسم اعظم (جسمیں ہر شخص گرفتار ہے) ٹوٹجاتا ہے۔ اور اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارتاً فرمایا ہے۔ رُباعی

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

دیدیم نہاں گیتی دا اصل جہال — وزعلت و عار برگذشتیم آسان
آں نور سیہ زلا نقط برتر داں — زاں نیز گذشتیم ایں ماندو آن

دراصل یہ رباعی حضرت ابوالحسن بستی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ دیکھو تمہید ششم تمہیدات حضرت عین القضات ہمدانی رحمتہ اللہ مرید و خلیفہ حضرت شیخ احمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ اور صفحہ ۳۷۱ نفحات مطبوعہ سوم کی شرح میں حاشیہ نفحات میں مولانا عبدالغفور لاری رحمتہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ بعض کشفیات نوریہ میں جو نور ظاہر ہوتا ہے۔ وہ نور منقوط اور غیر منقوط ہوتا ہے۔ اور بصورت سواد یعنی سیاہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ علامت تجلی ذاتی کی ہے۔ کیونکہ وہ من حیث ہی مجہول مطلق ہے۔ اور جہل کو سواد سے کہ ظلمت اور عدم نور ہی مناسبت ہے۔

حضرت مولانا عبدالغفور لاری رحمتہ اللہ علیہ بڑے شاگرد رشید اور مرید کامل مولانا جامی رحمتہ علیہ کے تھے۔ حضرت مولانا جامی کی خدمت انہوں نے سلوک تمام کیا تھا۔ بڑے فاضل اجل تھے مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کی تمام تصانیف پر انہوں نے حواشی تحریر فرمائے ہیں جہاں جہاں عبارت قابل شرح تھی۔ وہاں اسکی خوب شرح کی ہے۔ نفحات کا حاشیہ بھی انہوں نے لکھا ہے۔ جا بجا اسکو شرح کیا ہے۔ اور انہوں نے حالات مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کے لکھکر نام اسکا تکملہ نفحات رکھا ہے۔ آپکا حال رشحات مطبوعہ نول کشور کے صفحہ ۱۶۳ پر اور خزینتہ الاصفیا جلد اول کی صفحہ ۵۹۸ پر ملاحظہ کیجیے۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے آپکی تعریف میں فرمایا ہے۔ ؎

آنجا کہ فہم و دانش عرعنی بود شکاری — باز نیست تیز پرداز عبدالغفور لاری

وصال آپکا ۹۱۲ ہجری میں ہوا۔ حضرت محمود شستری رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب گلشن راز میں جو ۷۱۷ ہجری میں لکھی گئی۔ اس مسئلہ کو اسطرح بیان فرمایا ہے۔ ؎

سیاہی گر بدانی نور ذات است — بتاریکی دردن آب حیات است

اور اسکی شرح موسوم بہ مفاتیح الاعجاز میں جو ۸۷۷ ہجری میں لکھی گئی۔ اور صوفیہ کرام میں بڑی مستند کتاب ہے حضرت شیخ محمد لاہیجی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) سیاہی اور تاریکی کے ایک

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ہی معنی ہیں یعنی وہ سیاہ ہے جو سالکوں کے دیدہ بصیرت کو نہ دیدۂ بصر ظاہر کو) مشاہدات مراتب کشف و شہود میں نظر آتی ہے۔ وہ نور ذات مطلق ہے اس نور ذات مطلق کی بہت نزدیکی کی وجہ سے بصر بصیرت سالک پر تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ نور ذات جو مقتضی فنا ہے۔ اسکی تاریکی میں آبحیات البقا باللہ جو موجب حیات سرمدی ہے پنہاں ہے۔ میر سینی رحمتہ اللہ علیہ

ہر کو نہ درین مقام جا کرد | دعوے قلندری خطا کرد
این فقر حقیقی است الحق | اینجاست سواد وجہ مطلق
شمشیر فنا درین نیام است | آن نور سیہ درین مقام است
طاؤس تو پر ریزد اینجا | سر چشمۂ کفر خیزد اینجا

یعنی جو کوئی اس مقام پر نہیں پہنچا ہے۔ اسکا دعوی قلندری جھوٹا ہے۔ الحق کہ یہی فقر حقیقی ہے۔ اور اسی جگہ سواد وجہ مطلق ہے۔ اسی میان میں شمشیر فنا ہے۔ اور یہی مقام نور سیاہ کا ہے یہی جگہ ہے جہاں طاؤس انسانی اپنے پر گراتا ہے۔ اور سرچشمہ کفر اسی جا سے فنا ہو جاتا ہے (پھر حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) اس مقام پر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنے حالات سے ایک واقعہ بیان کیا جاوے (یعنی اپنی چشم دید گواہی دیجاوے)

واقعہ میں نے دیکھا کہ میں ایک عالم لطیف نورانی میں ہوں تمام کوہ وصحرا ملون بالوان انوار سرخ و زرد و سفید و کبود ہیں۔ ان انوار کا والہ اور شیفتہ ہوں اور نہایت ذوق حضور سے شیدا و بیخود ہوں اسی حال میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ تمام عالم کو نور سیاہ نے گھیر لیا۔ اور آسمان اور زمین اور ہوا اور جو کچھ تھا سب یہی نور سیاہ ہو گئے۔ اور میں اس نور سیاہ میں فانی مطلق اور بے شعور ہو گیا۔ اسکے بعد میں اپنی حالت خودی اور شعور میں آیا۔ جاننا چاہئے۔ کہ یہ فنا جو اولیا اللہ کو ان کے حال کے موافق حاصل ہوتی ہے۔ وہ فنا علمی نہیں ہے۔ جو جماعت عارفان کو جو اہل شہود و حال نہیں ہیں۔ حاصل ہو جاتی ہے (یعنے یہ فنا جو اولیا اللہ کو حاصل ہوتی ہے حالی ہے۔ علمی نہیں ہے۔ فناء حالی کے مقابلے میں فناء علمی کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ اور یہ اولیاء اللہ کی فناء حالی) عین بقا ہے جس صفت سے وہ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

موصوف نہیں ہے

اے کہ اندر چشمۂ شور ست جات   تو چہ دانی شط جیحون و فرات

(یعنی اے شخص ناقص تو جو چشمۂ شور اور کڑوے پانی میں پڑا ہوا ہے تجھکو شط جیحون و فرات کے میٹھے پانیوں کی کیا خبر ہو اور حق بات تو یہ ہے۔ کہ اُن لوگوں کے سامنے جنہوں نے اس حال کے مزے کو نہیں چکھا۔ ان حالات کا اظہار اور بھی موجب زیادتی ستر و خفا ہے۔ کیونکہ گفت و شنید سے اس حال کی کیفیت پر اطلاع نہیں ہو سکتی ہے۔ اس حال کی حقیقت سے وہ کامل ہی واقف ہیں جو اس مشہد شریف و عالی میں کہ مرتبہ تجلی ذاتی ہے۔ اور منتہی اعیان ہے پہنچا ہے

ہر کہ غرق بحر وحدت شد خبر دار ز دریا ورنہ از دریا چہ داند ہر کہ او بر ساحل ست۔ انتہی کلام شارح

گلشن راز رحمتہ اللہ علیہ

کتاب گلشن راز صوفیائے کرام میں بہت مقبول ہے۔ میر سید حسینی رحمتہ اللہ علیہ نے چند سوالات مسائل تصوف کے جو نظم میں لکھ کر بھیجے تھے۔ اُن کا جواب نظم میں حضرت محمود شبستری رحمتہ اللہ علیہ نے ایسی خوبی اور عمدگی سے لکھا ہے۔ کہ اسمیں تمام مسایل تصوف کے آگئے ہیں۔ اور اولیائے کاملین میں یہ ایک مستند کتاب ہر مسئلہ تصوف کے حوالے کے لئے ہو گئی ہے۔ پھر اُسکی شرح جو حضرت زبدۃ الاولیا قدوۃ الکملا صوفی کامل معدن علوم ظاہری و باطنی شیخ محمد لاہیجی رحمتہ اللہ علیہ نے ۸۷۷ھ ہجری میں لکھی وہ ایک ایسی جامع کتاب تمام مسائل شریعت طریقت و حقیقت و معرفت کی ہے۔ کہ کوئی مسئلہ تصوف کا اُس سے باہر نہیں۔ اسکی تعریف کچھ ہو نہیں سکتی۔ بڑی نایاب کتاب قابل دید ہے۔ مجکو جب اس کتاب کا شوق ہوا۔ تو سب جگہ اسکی تلاش کی معلوم ہوا۔ کہ میرٹھ میں ایک صاحب کے پاس قلمی ہے۔ وہاں پہنچا بقیمت مبلغ بست و پنج ۲۵ روپیہ اُسکو خرید کیا۔ جسکے ۶۲۸ صفحہ ہیں۔ ایک شخص وہاں بیٹھے تھے۔ انہوں نے تعجب سے فرمایا۔ کہ اس چھوٹی کتاب کی اتنی قیمت میں نے عرض کیا۔ بہت سستی خریدی۔ یہ ایسی نایاب اور پر از جواہر لاثانی کتاب ہے۔ جو قیمت مانگتے وہ دیتا۔ اس کتاب کے مطالعے سے بڑا فیضان روحی ناظم اور شارح رحمتہ اللہ علیہ کا مجکو پہنچا۔ بڑے رنگ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

مسایل بادلایل تصوف کے حل ہوئے۔ الحمدللہ علےٰ احسانہ بمبئی میں کتاب گلشن راز اور اُسکی شرحکا انتخاب چھپ گیا ہے۔ مگر مفصل شرح نہیں چھپی۔

حضرت میر سید حسینی رحمتہ اللہ علیہ بڑے ولی اللہ صوفی کامل مُرید وخلیفہ مکمل حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ جنہوں نے سوالات گلشن راز کے تحریر فرمائے تھے۔ دیکھو نفحات صفحہ ۵۴۵ علم تصوف میں آپکی کتابیں کنز الرموز۔ زادالمسافرین۔ اور نزہت الارواح بڑی مشہور ومقبول صوفیان ہیں۔ اُنکی عبارت کی خوبی کا اور معانی کی عمدگی کا بیان نہیں ہوسکتا۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور نزہت الارواحکی کچھ تعریف نہیں ہوسکتی۔ جس خوبی کی وہ کتاب ہے حضرت عبدالواحد بلگرامی رحمتہ اللہ علیہ نے جو بڑے کامل ومکمل تھے ۹۸۵ھ ہجری میں نزہت الارواح کی بڑی شرح لکھی ہے۔ دیکھو انوار العارفین مطبوعہ ۱۲۹۰ھ مطبع صدیقی بریلی صفحہ ۵۹۵ ہمکو کتاب شرح نزہت الارواح قلمی تحریر شدہ ۱۰۴۸ھ ہجری کے ملی۔ جو بہت صحیح خوشخط ہے۔ الحمدللہ علےٰ احسانہ ان اولیاء اللہ کی کتابوں کا مطالعہ طالب حق کی حسن عقیدت کو بڑھاتا ہے۔ اور اُسکے دل میں نور پیدا کرتا ہے۔ وصال حضرت امیر سید حسینی رحمتہ اللہ علیہ کا ۷۱۸ھ ہجری میں ہوا۔ مزار مبارک ہرات میں ہے

حضرت شیخ محمد لاہیجی رحمتہ اللہ علیہ شارح گلشن راز کے صاحب کمال اور صوفی کامل ہونے کا ثبوت خود اُن کے واقعات ہیں۔ جو اُنہوں نے شرح مذکور میں لکھی ہیں۔ از انجملہ یہ بیت

خرد را نیست تاب نور آن رو   برو از بہر او چشمے دگر جو

کی شرح میں فرماتے ہیں۔ کہ خرد یعنے عقل بحکم وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ تاب وطاقت مشاہدہ نور جمال حضرت ذوالجلال کا نہیں۔ اُسکو چاہیئے۔ کہ مشاہدہ جمال دوست کے لیے دوسری آنکھ طلب کرے کہ دیدہ استدلال سے اُسکو دیکھ نہیں سکتے ہیں۔ وہ آنکھ جو حق کا ادراک کرسکتی ہے۔ دیدہ دل ہے۔ جسکو بصیرت کہتے ہیں۔ اور جب تک کہ دیدہ بصیرت کحل الجواہر ریاضت سلوک وتزکیہ نفس وتصفیہ قلب اور تجلیہ روح سے منور نہیں ہوتا۔ جمال دوست کا مشاہدہ بطریق شہود کے نہیں کرسکتا۔ اور اس امر پر ارباب طریقت کا اتفاق ہے۔ کہ یہ معنی بجز ارشاد کامل حق بین وحق دان

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

کے حاصل نہیں ہو سکتی ہے

گر تو خواہی رفت راہ ذوالمنن دست در فتراک راہ بنیاں بزن
در دل عارف ہر آنکو جائے کرد وار ہید از رنج و محنت بازود
شد دل عارف بمعنی چون چراغ ہست نورش را ز ہر ظلمت فراغ
گر بدست آری چراغ این چنیں از تو یابد نور شمع شرع دین

یہ معنی جو بیان کئے گئے کہ بطریق تصفیہ کے مشاہدہ جمال حضرت حق کا ہو سکتا ہے اسکے استقرار کے لئے یہ فقیر واقعہ خاص اپنے حالات و مکشوفات کا جو اثنائے سلوک میں واقعہ ہوا تمثیلاً بیان کرتا ہے۔ تاکہ وہ سبب تشویق طالبان صادق کا ہو۔

واقعہ جبکہ عنایت ازلی اور ہدایت لم یزلی مجھکو خدمت اور ملازمت امام زمان مقتدائے اہل ایمان قطب فلک سیادت و ولایت محور دوایر ارشاد و ہدایت سید شمس الملۃ والطریقۃ والحقیقۃ والدین والد ابوالقاسم محمد النوربخش قدس اللہ تعالے سرۃ العزیز میں لے گئی۔ اور ۸۴۹ ہجری میں شرف توبہ سے جو طریق اولیاء اللہ میں متعارف ہے۔ اور تلقین ذکر خفی مشروط بشرائط سے میں مشرف ہوا۔ اور اُن کی ملازمت میں سلوک و ریاضت اور توجہ باچیاسے لیالی میں بامر انحضرت مشغول ہوا۔ اور مواظبت ذکر اور فکر کی ہمتی کی تو برکت ترک و تجرید اور سلوک بارشاد کامل سے جب آئینہ دل نے نور الہی سے صفائی حاصل کی تو ایک شب مجھکو اثنائے اوقات غیبت ہوئی۔ اور ایسے غائب ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ تمام روے زمین گلزار ہے اور ایسے پھول کھلے ہوئے ہیں کہ تازگی اور نازکی اور سبزگی انکی بیان نہیں کیجا سکتی۔ اور عالم ایسا پُر نور اور روشن ہے۔ کہ اُسکی شعاع اور چمک سے دیکھنے سے آنکھ کو طاقت نہیں۔ میں بیخود اور دیوانہ وار پھولوں کے چمنوں میں دوڑ رہا ہوں۔ اور فریاد اور نعرہ مجنونانہ مار رہا ہوں۔ اسی اثنا میں جو میں نے آسمانوں کیطرف دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ سارے آسمان پر آفتاب درخشاں ہیں یہاں تک کہ بہت سے آفتابوں سے آسمان ڈھک گیا ہے۔ اور ان آفتابوں کا نور ایسا اس عالم میں رخشاں ہے۔ کہ اُسکا بیان ہی نہیں ہو سکتا۔ جب میں نے یہ دیکھا۔ تو دیوانگی میری زیادہ ہوئی۔ اور شیدائی اور بیخودی نے غلبہ کیا۔ اسی میں ناگاہ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک شخص نورانی آیا۔ اور اُس نے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

مجھ سے کہا کہ تو چاہتا ہے۔ کہ خدا کو دیکھے۔ میں نے کہا۔ ہاں جان و دل سے میں اُسی کی دیدار کا دیوانہ ہوں۔ اور اسکے سوا اور کچھ میرا مقصد نہیں ہے۔ یہ کہکر وہ شخص نورانی پھر میں نے دیکھا کہ وہ آگے آگے جلدی جلدی جاتا ہے۔ اور میں اُسکے پیچھے پیچھے دوڑتا جاتا ہوں۔ اس حالت میں مجھکو یہ خیال آیا۔ کہ آیا یہ خواب میں دیکھ رہا ہوں۔ یا کیا بات ہے۔ اور بہت ترساں اور لرزاں ہوں کہ کبھی بیدار نہ ہو جاؤں۔ وہ شخص نورانی اسی طرح جلد جلد جاتا تھا۔ اور میں اُسکے پیچھے دوڑا جاتا تھا۔ ناگاہ ایک عمارت پیدا ہوئی۔ جو جواہر نفیسہ سے بنی ہوئی تھی۔ اُس عمارت کے اندر اس شخص نورانی کے ساتھ گیا۔ تو اُسمیں طاق اور ایوان طلا اور جواہر کا دیکھا۔ وہ ایسا بڑا طاق تھا۔ کہ اُسکے کنارے معلوم نہ ہوتے تھے۔ اُس شخص نورانی نے جو میرا راہبر تھا میری طرف منہ کرکے کہا کہ دیکھ یہ ہے۔ میں نے جو دیکھا۔ تو نور تجلی الٰہی بڑی عظمت و شان سے مجھپر ظاہر ہوا۔ کہ اُسکی کمیت اور کیفیت کا وصف بیان نہیں ہو سکتا۔ جب میری نظر اُس نور پر پڑی۔ تو تمام اعضا اور جوارح میرے ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔ اور میں فانی مطلق اور بے شعور ہوگیا۔ اُسی واقعہ میں میں نے دیکھا۔ کہ میں اپنے حال میں آگیا۔ اور پھر جو میں اسکے کمال بکمال کا مشاہدہ کیا۔ تو پھر فانی محض اور محو مطلق ہوگیا۔ اُسکے بعد غنیمت جاتی رہی ؎

شرح آن حالت نیاید در صفت | گر بگویم صد ہزاران معرفت
آں معانی کو شود مکشوف دل | کے در آید در عبارات و سجل
بحر اندر کوزہ کے گنجد بگو | حال کامل برتر است از گفتگو
در نیابد جز قدم راز قدم | چیست بادید قدم شرح قلم
آنچہ مے بیند قدم یک دم بحال | کے نویسد خود قلم پنجاہ سال
وصف حال خود ازاں گفتم کہ تا | بو کہ رہ یابی بسرِ اولیا
بے عبارت جز حجاب | سرِ معنی کے بگنجد در کتاب

انتہی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کاملوں کے یہ واقعات اور حالات وجدانی ہیں۔ نہ بیانی۔ اور اُن

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

واقعات کا بیان بھی محض اظہار حال مسئلہ اور تشویق طالبان حق کے لئے ہے۔ نہ اپنی بزرگی اور کمال کے
اظہار کیلئے اور نہ مال بھی کسکا اگر کمال ہے۔ تو اُسی کا جسکا سب کچھ ظہور ہے۔ اب ہم پر اُس مضمون کو سنئیے
جو مرصاد العباد میں حضرت نجم الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ جہاں دیکھوگے۔ وہاں نور و ظلمت
کے دو عالم پرتو انوار صفات لطف و قہر سے پاؤگے کیونکہ ہر چیز کا وجود دونوں عالم میں یا پرتو انوار
لطف سے ہے۔ یا پرتو انوار قہر سے ہے۔ کسی چیز کا وجود اپنی ذات سے نہیں ہے۔ کیونکہ وجود حقیقی
حضرت حق لایزال ولم یزل کا ہی ہے۔ اکیلا وہی بذات خود قائم ہے۔ اور دوسروں کا قیوم ہے۔ یعنی اُسکے
سوا اور جسقدر چیزیں ہیں۔ وہ اُسکی ذات اور ہستی سے ہے اور اُسکی ہستی کے پرتو اور ظل سے قائم ہیں اگر اُسکی
ہستی اور اُسکا وجود حقیقی جو خود بخود ہے نہ ہو تو اشیا نہیں اس سے ثابت ہے۔ کہ فی الحقیقت اول بھی وہی ہے۔ اور آخر بھی وہی
ہے یعنی کسی طرف سے لو۔ وہی ہے۔ اور ظاہر بھی وہی ہے اور باطن بھی وہی ہے یعنی فی الحقیقت وجود حقیقی اسی کا ہے اور ہستی حقیقی
بھی اُسی کی ہے۔ اور اوروں کی ہستی جو پرتو اور ظل اُس ہستی حقیقی کا ہے سو یہ پرتو اور ظل بھی اُسی
کا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ فی الحقیقت جو ظاہر ہے۔ وہ بھی وہی ہے۔ اور جو باطن ہے وہ بھی وہی ہے اور
شاہد اسکی آیۃ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ہے۔ مگر چونکہ مشاہدہ ہستی اشیا کا خیال میں یہ
بات پیدا کرتا ہے۔ کہ ان اشیا کی ہستی بھی حقیقی ورائے ہستی حق کی ہے۔ تو یہ ایک بیماری وہمی
ہے۔ اور یہ بیماری انوار صفات جمال و جلال سے دور ہوتی ہے۔ اور فنا و الفناء اس ہستی موہومی کی
انہیں سے ہو کر اشیا کی ہستی جیسی فی الواقع ہے بحکم هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ ہی نظر آتی ہے اسلئے
خواجہ علیہ السلام نے فرمایا اَرِنَا الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ اس فرمانے سے ظہور انوار صفات لطف وقہر
(یعنی جمال و جلال کا چاہا گیا ہے ورنہ اُن کے اشیا جیسی کہ وہ ہیں نظر نہیں آتی ہیں) جب نور حق بے حجب
روح و دل کو مشہود ہوتا ہے۔ اور مشاہدہ میں آتا ہے۔ تو وہ بیرنگی اور بے کیفتی اور بے حدی اور بے
مثلی اور بے نہایتی اور بے ضدی اور بے ندی آشکارا کرتا ہے۔ تمکین اور تمکن اُسکو لازم ہو جاتا
ہے۔ یہاں نہ طلوع رہتا ہے۔ نہ غروب یمین رہتا ہے۔ نہ یسار نہ فوق رہتا ہے۔ نہ تحت نہ زمان رہتا ہے۔ نہ مکان نہ
قرب رہتا ہے۔ نہ بعد۔ نہ شب رہتی ہے۔ نہ روز کر لَيْسَ عِنْدَ اللّٰهِ صَبَاحٌ وَّلَا مَسَاءٌ۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

یہاں نہ عرش ہے۔ نہ فرش نہ دنیا ہے۔ نہ آخرت نہ عاشق ہے۔ نہ کون ہے۔ نہ مکان انتہی پھر رہے کیا؟ ہے اللہ اور کچھ نہیں ہے۔ اللہ ایک نور ہے۔ ماسوائے اُسکے جو ظلمت اور عدم ہے۔ اُسکا وہاں پتہ نہیں ہے ؎

چو تابد آفتاب ذات وادار — نہ ماند از وجودِ کون آثار
ہمہ ستر در عدم گیرند الحق — ز نورِ آفتاب ذات مطلق
وگر بیناے عرش ہست ذرہ گردد — وگر دریائے فرش است قطرہ گردد
بہ نزد او نباشند صبح شامے — چہ روز است اینکہ او نیست نامے
شرف از قطرہ دریا کشیدہ — شدہ دریا و از قطرہ ندیدہ

دیکھو لطائف اشرفی جلد اول صفحہ ۲۶۵۔ یہ جو کچھ بیان ہوا۔ سلوک سلسلہ ترتیب کے مکاشفات اور مشاہدات انوار وغیرہ کا بیان تھا۔ سلوک وجہ خاص اور طریق جذبہ میں بھی بعض سالکوں کو لطائف کے انوار دالوں نظر آتے ہیں۔ اور پیران وکاملان نقشبندیہ نے طالبان حق کو جذبہ اور سلوک دونوں طریق سے تربیت کیا ہے چنانچہ رشحات میں ذکر خواجہ محمد پارسا رحمتہ اللہ علیہ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت خواجہ بزرگ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ محمد پارسا رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت فرمایا۔ کہ ما او را بہ دو طریق جذبہ و سلوک تربیت کردہ ایم اگر مشغول مے شود جہانے از وے منور مے گردد۔ یعنی خواجہ محمد پارسا کو ہم نے دونوں طریق سے یعنی سلوک جذبہ سے اور سلوک سلسلہ ترتیب سے تربیت کیا ہے۔ اگر وہ اس طرف متوجہ ہوں گے۔ اور اس میں مشغول رہیں گے۔ تو ایک جہان ان سے روشن ہو جاویگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پیران وکاملان نقشبند خاص طالبان حق کو اکثر دونوں طریق سے یعنی طریق جذبہ سے اور طریق سلوک سے تربیت کرتے ہیں۔ جب دونوں طریقوں سے پرورش و تربیت کرتے ہیں۔ تو حسب حال و مستعد اد طالب کے دونوں طریقوں کے انوار اور مکاشفات ظاہر ہوتے ہیں۔

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ پیشوا سے طریقہ نقشبندیاں نہیں ہوا ان کے مراتب اور مقامات ہیں۔ مرزا کو طاقت نہیں ہو انکا بیان کر سکے۔ ولادت آپکی ماہ محرم ۷۱۸ ہجری کی

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ہیں ہوئی۔ اور وصال آپکا بعمر تہتر سال ۸۱۹ھ ہجری میں ہوا۔ دیکھو رشحات مطبوعہ صفحہ ۵۴ و نفحات صفحہ ۴۵۳ و خزینۃ الاصفیا جلد اول صفحہ ۵۴۸ تا ۵۵۱۔

حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ بڑے صوفی کامل و مکمل اولیا اللہ صاحب کشف و کرامات تھے۔ دیکھو نفحات مطبوعہ صفحہ ۳۵۲ و رشحات مطبوعہ صفحہ ۵۷ و وصال آپکا مدینہ منورہ میں ۸۲۲ھ ہجری میں ہوا۔ آپکی کتاب فصل الخطاب ایک بڑی مستند کتاب علم حقیقت و تصوف میں ہے۔ جو قابل دید ہے۔ رشحات میں ذکر حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۳۸ رشحات مطبوعہ کہ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابتدائے شغل اس طریق میں مجھ پر انوار اسیطرح ظاہر ہوتے رہتے ہیں جسطرح حضرت شد مولانا کے انکا ظاہر ہونا فرمایا ہے میں اپنے شغل میں لگا رہتا تھا۔ اور ان انوار کی نفی کرتا تھا۔ اس نفی سے وہ انوار پوشیدہ ہوجاتے تھے انوار کا ظہور اور کشف و کرامات کچھ قابل اعتماد نہیں ہیں۔ کوئی کرامات اس سے بہتر نہیں ہے۔ کہ طالب حق میں صحبت صاحب دولت سے جذب و تاثیر پیدا ہوا۔ اور کچھ عرصہ تک وہ اپنے سے رہائی پائے اور غائب رہے حضرت ملا عبد الغفور لاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت مرشدنا و مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ بعض سالکان پر ان عوالم کا کشف ہوتا ہے۔ اور بعض پر نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ طریق دو ہیں۔ ایک سلسلہ ترتیب کہ سالک نے جس ترتیب سے نزول کیا ہے۔ اسی ترتیب سے عود کرے۔

دوسرا طریق وجہ خاص ہے۔ جو ہمارے خواجہ خواجگان قدس اللہ ارواحہم کا طریقہ ہے اس طریق کے سالک کا قبلہ توجہ ذات حق ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اسلئے اس طریق میں کشف عوالم ضرور نہیں۔ انتہے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ طریق وجہ خاص و جذبہ میں ہر سالک پر کشف عوالم کا ہونا اور انوار باطن کا نظر آنا لازمی نہیں ہے۔ یہ امر ہر سالک کی استعداد باطنی پر منحصر ہے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اسکی تشریح میں بحکم وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔ ان چشم دید واقعات طالبان حق کا بیان کیا جاوے۔ جو ایام قدمبوسی اور شرف حاضری بخدمت فیضدرجت سراپا برکت حضرت شیخ المشائخ قدوۃ الکاملین زبدۃ الواصلین حضرت حاجی محمود صاحب نقشبندی جالندھری قدس اللہ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ستره میں دیکھی گئی۔

حضرت حاجی محمود صاحب قبلہ خلیفہ کامل و مکمل حضرت جناب مولوی محمد شریف صاحب رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ کامل و مکمل شاہ ابوسعید صاحب رحمتہ اللہ علیہ دہلوی کے تھے۔ اور وہ خلیفہ کامل و مکمل حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ حضرت حاجی محمود صاحب و قبلہ کی نسبت باطنی بڑا زبردست اور طاقت ور ایک مقناطیس اعظم تھے۔ ہزارہا طالبان حق حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر واصل باللہ ہوئے۔ آپکے بڑے خلیفہ جن سے بہت کچھ فیضان اس نسبت نقشبندیہ کا جاری ہوا ہے۔ قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین حضرت میاں قادربخش صاحب جہاں خیلاں والے تھے۔ جن کے خلیفہ کامل اور مکمل سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی رحمتہ اللہ ہوئے۔ انسے بہت کچھ فیضان اس نسبت کا جاری ہوا۔ انکے فیض یافتہ بہت صاحبان اب موجود ہیں۔ جو خدا سے لو لگائے ہوئے ہیں۔

این خانہ تمام آفتاب است

مجھکو حضرت حاجی صاحب و قبلہ حاجی محمود صاحب جالندہری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں شب و روز حاضر ہونے اور سعادت ابدی حاصل کرنے کا شرف پانچ سال تک نصیب ہوا۔ حضرت کی عمر اسوقت قریب سو سال کے تھی۔ حضرت کی بڑی عنایت و شفقت میرے حال پر تھی جسکا بیان نہیں ہوسکتا۔ جس روز میں کسی سبب سے حاضر نہ ہوسکتا تھا۔ یا کہیں باہر چلا جاتا تھا۔ تو مجھکو یاد فرماتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کیا سبب ہے۔ آج وہ نہیں آیا۔ اور ارشاد تھا۔ کہ اگر باہر جاؤ۔ تو ہم کو اطلاع کر جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ شام کے وقت ہر روز میں حاضر ہوتا تھا۔ صبح کے وقت کبھی کبھی حضرت صبح کی نماز سے بارہ بجے دن تک مراقبہ میں رہتے تھے۔ اور جو طالبان حق اُسوقت حاضر ہوتے تھے انکو توجہ دیتے تھے۔ بڑے باجمال توجہ تھے۔ جسپر نور فیضان توجہ کا ورود ہوتا تھا۔ اُسکے دل میں ٹھنڈک اور سرور پیدا ہوتا تھا بعد بارہ بجے کے دولت خانے میں تشریف لیجاتے تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد سے عشا کی نماز کے وقت تک پھر مراقبہ فرماتے تھے۔ اور طالبان حق جو اُسوقت حاضر ہوتے تھے۔ انکو توجہ دیتے تھے۔ باوجود اسقدر عمر اور ضعف کے نماز خود امام ہو کر پڑھاتے تھے شرع محمدی کے بڑے پابند تھے۔ مجال نہ تھی۔ کہ کوئی

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

امر شرح محمدی کے خلاف ہووے مجھ سے فرماتے تھے۔ کہ ہماری عمر تقریباً بیس سال کی تھی جب ہم اور ہمارے چھوٹے بھائی حاجی حامد اپنے والد بزرگوار کے ساتھ اپنے گھر ڈیرہ غازیخاں سے حج کو مکہ تشریف لیگئے تھے ہماری بہن بھی ساتھ تھیں جب حج کرکے ہم مکہ شریف سے بمبئی آئے۔ تو وہاں ہمارے والد صاحب اور بہن کا انتقال ہوگیا ہم دونوں بھائیوں کو ایک ٹھگ بمبئی سے جالندھر لے آیا سکھوں کا زمانہ تھا ہم مسکینی حالت میں یہاں جالندھر میں رہنے لگے۔ مولوی محمد شریف صاحب ہوشیار پور سے یہاں تشریف لایا کرتے تھے ہم انکی خدمت کیا کرتے تھے۔ تھوڑے دنوں میں مولوی صاحب کی توجہ سے اللہ کے نام کا رنگ لگ گیا مولوی صاحب نے ہمکو اجازت دی کہ اوروں کو توجہ دیا کرو ہم باجازت مولوی صاحب اوروں کو توجہ دینے لگے۔ مرشد کا نور ہمارے دل پر جلوہ گر ہونے لگا۔ اور ہمارے یاروں پر اسکا اثر پڑنے لگا۔ پھر ہم میں اسقدر جذبہ ہوگیا۔ کہ جسپر توجہ پڑتی تھی۔ وہ مچھلی کی طرح تڑپتا تھا۔ لوگ کہتے تھے۔ کہ سماع سے ایسا حال وارد نہیں ہوتا جیسا اُسکی توجہ سے ہوتا ہے۔ اُسکی توجہ ہے یا جادو ہے پھر نسبت کا ایسا جوش ہمارے باطن میں ہوگیا جب تک ہم طالبان حق کو توجہ نہ دے لیتے تھے ہمارے باطن میں ٹھنڈک نہ پڑتی تھی۔ جالندھر کی بستیوں کے پٹھان اور سکھوں کی فوج کے اکثر مسلمان ہماری توجہ میں بیٹھتے تھے۔ اور فیض پاتے تھے میاں قادر بخش بھی سکھوں کی فوج میں جو جالندھر میں رہتے تھے۔ نوکر تھے وہ بھی ہمارے پاس آتے تھے۔ ہم نے لطیفہ قلب اُنکو بتایا۔ تھوڑے دنوں میں رنگ اُس میں آگیا۔ تو ہم اُنکو اپنے مرشد مولوی محمد شریف صاحب کی خدمت میں لیگئے۔ اور عرض کیا۔ کہ اُنکو آپ مُرید کیجے۔ فرمایا۔ نہیں تم ہی اُنکو مُرید کرو۔ کہ تمسے ہی اُنکو فیض پہنچا ہے۔ بموجب حکم اپنے مُرشد صاحب کے اُنکو ہمنے وہاں مُرید کیا۔ پھر اور لطائف اُنکو ہمنے بتائے۔ اور توجہ کی۔ وہ کامل ہو گئے۔ میرے سامنے جو کوئی طالب حق آتا تھا۔ اور حضرت حاجی صاحب سے عرض کرتا تھا۔ کہ مجھکو بھی خدا کا نام بتائیے۔ تو آپ بہت خوش ہوتے تھے۔ اُسسے فرماتے تھے کہ چھاتی پر سے کپڑا اُٹھاؤ۔ جب وہ کپڑا اُٹھاتا تھا۔ تو اپنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے اُسکے بائیں پستان تول کر اُسکے دو انگشت نیچے اپنی انگشت مبارک رکھکر فرماتے تھے۔ یہ مقام قلب ہے۔ پھر فرماتے تھے۔ کہو۔ الٰہی میری جمع کن تیری

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

سے توبہ۔ جب تین بار اُس سے اسطرح کہلا لیتے تھے۔ تب لطیفہ قلب اُسکو پڑھاتے تھے۔ لطیفہ قلب کا نور زرد اور ذکر اسم ذات اللہ اللہ فرماتے تھے۔ جب وہ اسطرح پڑھ لیتا تھا۔ تو فرماتے تھے۔ اب چھاتی ڈھک لو۔ وہ کپڑا ڈالکر چھاتی ڈھک لیتا تھا پھر بعض سے فرماتے تھے۔ کہ یہ جو ہم نے اپنی انگلی رکھی یہ تو خاکی ہے۔ مگر اس انگلی میں نوری انگلی بھی ہے۔ جو حضرت کے نور اور مرشدوں کے نور کی ہے اُس نور کا بیج ہم نے توجہ سے تمہارے قلب میں ڈالدیا ہے۔ اُسکو پانی ذکر کا جسطرح ہمنے بتایا ہے دیتے رہنا۔ تاکہ بوٹا لگ جاوے۔ اور فرماتے تھے۔ ذکر خیال سے کرنا۔ نہ زبان سے بعض سے فرماتے تھے۔ یہ زبان کنجری ہے کبھی نام اللہ کا لیتی ہے کبھی گالیاں دیتی ہے۔ اُسکا کیا اعتبار پھر مراقبہ میں بیٹھنے کا طریقہ تعلیم فرماتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اب مراقبہ میں بیٹھ جاؤ۔ وہ بھی مراقبہ میں بیٹھ جاتا تھا۔ اور آپ بھی مراقبہ میں بیٹھ جاتے تھے۔ علیٰ قدر نصیب خود اُس طالب حق کو توجہ اور اُسکے فیضان کا حصہ ملجاتا تھا۔ جب لطیفہ قلب کی کچھ آثار ظاہر ہوتے تھے۔ تو داہنی پستان سے دو انگشت نیچے اُسی طرح انگشت مبارک رکھکر دوسری لطیفہ روح کو پڑھاتے تھے۔ نور اُس لطیفہ کا سُرخ سنہرا ذکر اسم ذات اللہ اللہ فرماتے تھے۔ پھر توجہ میں بٹھا کر اس لطیفہ کی توجہ دیتے تھے۔ جب اُس میں کچھ اثر پیدا ہو جاتا تھا۔ تو پستان چپ سے دو انگشت اوپر کوڑی کیطرف انگشت مبارک رکھکر تیسرا لطیفہ سِر پڑھاتے تھے۔ نور اس لطیفہ کا سفید اور ذکر اسم ذات اللہ اللہ فرماتے تھے۔ اور پھر توجہ میں بٹھا کر اس لطیفہ پر توجہ دیتے تھے جب اس لطیفہ میں کچھ اثر پیدا ہو جاتا تھا۔ تو داہنی پستان سے دو انگشت اُوپر انگشت مبارک رکھکر چوتھا لطیفہ خفی پڑھاتے تھے۔ نور اس لطیفہ کا سیاہ اور ذکر اسم ذات اللہ اللہ فرماتے تھے۔ اور پھر اُسکو توجہ میں بٹھا کر اس لطیفہ کی توجہ دیتے تھے۔ جب اس لطیفہ میں کچھ اثر پیدا ہو جاتا تھا۔ پھر چھاتی کے کوڑی سے کچھ اُوپر انگشت مبارک رکھکر پانچواں لطیفہ اخفی پڑھاتے تھے۔ اس لطیفہ کا نور سبز اور ذکر اسم ذات اللہ اللہ فرماتے تھے اور اس لطیفہ کو بے رنگ نور ذاتی ذکرِ اسم ذات اللہ اللہ فرماتے تھے۔ اور پھر اُسکو توجہ میں بٹھا کر اُسکا اس لطیفہ کی توجہ دیتے تھے۔ جب اس لطیفہ میں کچھ اثر پیدا ہو جاتا تھا۔ تو دماغ پر انگشت مبارک

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

رکھ کر ساتواں لطیفہ قالب پڑھاتے تھے۔ اس لطیفہ کو بیرنگ نور ذاتی ذکر سلطان الاذکار ذکر اسم ذات اللہ اللہ فرماتے تھے۔ اور توجہ میں بٹھاتے تھے۔ اور اس لطیفہ کی توجہ دیتے تھے۔ جسکے یہ ساتوں لطائف جاری ہوتے تھے۔ تو اور مقامات پر توجہ فرماتے تھے۔ اور مراقبات پڑھاتے تھے۔ اور توجہ سے تکمیل پہنچاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ اس طریقہ میں مجاہدہ اعمال شرع محمدی کا اور خلاف شرع محمدی کوئی کام نہ کرنا۔ اور توجہ مرشدی میں جسقدر ہو سکے۔ حاضر ہونا۔ دو ہی باتیں ہیں۔ بہت سے واقعات و عجائبات سلوک کے جو طالبان حق نے حضرت کی توجہ سے دیکھے۔ اور جو دور کے طالبان حق نے بذریعہ خطوط کے میری معرفت حضرت کی خدمت میں پیش کیے اور حضرت نے انکے جواب میری معرفت لکھوائے۔ انکی ذکر کرنے کا یہ موقعہ نہیں۔ مگر واقعات ذیل جو اس مسئلہ کی تشریح میں ہیں۔ کہ اس طریق جذبہ میں بعض پر انوار لطائف کے ظاہر ہوتے ہیں بعض پر نہیں ہوتے۔ عرض کیے جاتے ہیں

حکایت ایک مولوی صاحب فیروزپور میں میرے دوست تھے۔ علوم شرعیہ کی تحصیل تمام کیے ہوئے تھے۔ جوان اور ذکی الطبع تھے۔ علوم ظاہری و دنیاوی کے بھی پورے ماہر تھے۔ میرے پاس جو انہوں نے علم تصوف کی کتابیں انسان کامل وغیرہ دیکھیں۔ تو انکی طبیعت اسطرف مائل ہوئی فرمانے لگے۔ اسوقت کوئی ایسا صوفی کامل ہو۔ تو بتائیے۔ میں خاموش ہو رہا۔ کچھ عرصہ بعد میں جالندھر چلا آیا۔ اور حضرت حاجی محمود صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے لگا۔ اس عرصے میں جنوری ۱۸۹۶ء میں وہ مولوی صاحب فیروزپور سے کسی کام جالندھر آئے۔ اور میرے مکان پر ٹھہرے۔ صبح کو میں حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں جانے لگا۔ تو مولوی صاحب فرمانے لگے۔ کہاں جاتے ہو۔ میں نے کہا آپ چلیئے۔ وہ میرے ہمراہ ہوئے۔ راستہ میں میں نے مولوی صاحب سے کہا [illegible] مشکل پیش آئی۔ جو کوئی حضرت کی خدمت میں نیا آدمی جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کیوں آئے ہو۔ اگر وہ کہتا ہے آپکی زیارت کیلئے آیا ہوں۔ تو آپ خوش نہیں ہوتے۔ اگر وہ کہتا ہے کہ میں خدا کا نام سیکھنے آیا ہوں۔ تو حضرت

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

بہت خوش ہوتے ہیں۔ اگر آپ سے پوچھیں۔ تو آپ کہدیں۔ کہ خدا کا نام سیکھنے آیا ہوں۔ مولوی صاحب نے
کہا۔ بہت اچھا۔ پھر ہم دونوں حضرت کی مسجد میں پہنچے۔ صبح کی نماز کے بعد جب فراغت ہوئی۔ اور حضرت
اپنے مقام پر بیٹھے۔ تو ہم دونوں نے حضرت سے سلام علیک کی اور مصافحہ کیا۔ فرمایا۔ کہ یہ دوسرے صاحب
کون ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضرت یہ میرے دوست ہیں۔ اللہ کا نام سیکھنے آئے ہیں۔ یہ سنکر فرمایا۔ ہمارے
سامنے بیٹھ جاویں۔ مولوی صاحب حضرت کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضرت نے حسب قاعدہ اپنی انگشت مبارک
اُنکے قلب پر رکھی۔ اور گناہوں سے توبہ کرائی لطیفہ قلب بڑھایا توجہ میں بیٹھنے کا طریقہ تعلیم فرمایا۔ اور فرمایا
اب توجہ میں بیٹھ جاؤ۔ مولوی صاحب حضرت کے سامنے کوئی آدھ گز کے فاصلے پر مودب دو زانو بیٹھ گئے۔
اور حضرت بھی مراقبہ میں بیٹھ گئے۔ میں مراقبہ میں نہیں بیٹھا۔ اس خیال سے کہ دیکھوں مولوی صاحب پر
کیا اثر ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کو غیبت نے پکڑ لیا۔ مولوی صاحب
کا جسم بے حس و حرکت ایک حالت بے اختیاری و سکون میں ہے۔ اور ذکر قلب اُنکا جاری ہو گیا
سر اپنی حرکت بالائے اور زیریں سے قلب پر اللہ اللہ کی ضربیں لگا رہا ہے۔ اور مولوی صاحب اپنے
ہوش حواس سے غائب ہیں۔ میں یہ حالت اُنکی دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کہ یہ ایک اعلیٰ حالت
توجہ کے اثر کی ہوتی تھی۔ میں دس بجے تک وہاں بیٹھا رہا۔ اور مولوی صاحب اُسی طرح توجہ کے گرفت
میں رہے۔ اور سر اُنکا بلا اختیار اُنکے خود اپنی حرکت و دوری سے قلب پر اللہ اللہ کے اشارہ کی
ضربیں لگا رہا تھا۔ دس بجے مجکو اپنے کام پر جانا تھا۔ میں نے مولوی صاحب کے گوڈے پر ہاتھ رکھ کر
ہلایا۔ مولوی صاحب ہوش میں آئے میں نے کہا۔ اُٹھو چلو۔ ہم دونوں وہاں سے اپنے مکان پر آئے
مولوی صاحب مستانہ حالت میں تھے۔ مکان پر آکر میں نے کہا۔ مولوی صاحب اپنی کیفیت فرمایئے
فرمایا جس وقت میں حضرت کے سامنے توجہ میں بیٹھا تھوڑی دیر میں میرے بدن میں ایک سنسناہٹ
پیدا ہوا۔ اور پھر وہ تمام بدن میں پھیل گیا۔ اور مجکو اُسنے گرفت کر لیا۔ اور میں ایک دوسرے عالم
نورانی میں چلا گیا۔ ایسے ایسے انوار اور ایسے ایسے حالات میں دیکھ رہا تھا۔ کہ تمنے اُٹھا لیا۔ ایسا
کامل زمانہ تو کہیں دیکھا نہ سنا میں نے کہا۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ تمکو قبول کیا گیا پھر وہ تمام

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

کی توجہ میں حاضر حضور ہوئے۔ توجہ نے بیٹھے ہی پکڑ لیا۔ اپنے سے غائب ہوئے۔ طرح طرح کے
انوار اور باطنی سیریں دیکھیں۔ اسی طرح پانچ چار توجہ میں بہت کچھ انوار اور باطنی سیریں مولوی صاحب
نے دیکھیں مجھ سے حضرت فرمانے لگے۔ کہ تمہارا یار مولوی تو رنگا گیا۔ میں نے عرض کیا۔ یہ سب
حضور کی توجہ کا ظہور ہے۔ پھر مولوی صاحب فیروزپور جانے کو تیار ہوئے۔ ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء
تھی ہم دونوں حضرت صاحب کے حضور میں حاضر ہوئے۔ اور مولوی صاحب کے رخصت ہونیکی
اجازت چاہی۔ فرمایا اچھا۔ اور فرمایا دن میں اپنا کاروبار حیلہ روزی کا کرنا۔ دھیان قلب کیطرف
رکھنا۔ دل بیار اور دست بکار رہے۔ پھر رات کے اوراد اور اشغال حسب طریقہ خود تعلیم فرمائے
استغفار کے پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ اور استغفار کے پڑھنے کی تعریف کی۔ فرمایا جیسے پانی
برتن دھویا جاتا ہے۔ اور برتن کو دھو کر کھانا اُس میں کھایا جاتا ہے ایسے ہی استغفر اللہ
سے دل ڈھل جاتا ہے۔ کاروبار دنیاوی سے جو آلائش دل میں آجاتی ہے۔ وہ استغفر اللہ
سے نکل جاتی ہے۔ اس برتن کو دھو کر اللہ کا نام لینا چاہیئے۔ پھر طریقہ کے اور بہت سے امور
تعلیم فرمائے۔ انکے طریقے بتائے۔ پھر مولوی صاحب سے فرمایا۔ کہ چھاؤنی فیروزپور میں
مولوی جلال الدین رہتے ہیں۔ وہ ہمارے مرید ہو گئے ہیں۔ دل اُنکا جاری ہو گیا ہے
انوار قلب کے اُن پر وارد ہوتے ہیں۔ اُن سے ملتے رہنا۔ اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے
بیٹھ کر متوجہ الی اللہ ہونا ایک کو دوسرے کا نور پہنچے گا۔ مولوی صاحب نے کہا بہت اچھا۔ یہ کہکر
رخصت ہو کر مولوی صاحب فیروزپور کو روانہ ہو گئے۔ ایک اور طالب سے بھی میرے روبرو
حضرت نے رخصت کرتے وقت فرمایا۔ کہ جہاں تم جاتے ہو ہمارا فلاں مرید ہے۔ تم دونوں
مراقبے کے وقت اکٹھا جمع ہو کر بیٹھ جانا۔ دونوں کا نور بلکہ اُس میں دو چند طاقت ہو جائیگی
یہاں وہ مسئلہ ثابت ہوا۔ کہ جیسے بجلی کی دو بیٹریوں کی دو چند طاقت ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی
طالبان حق کے دل کی بیٹری کی نوری طاقت بھی اکٹھا متوجہ الی اللہ ہونے اور مراقبہ میں
بیٹھنے سے دو چند ہو جاتی ہے۔ اگر تین طالب حق اسطرح یکجا مراقب ہونگے۔ تو چار چند طاقت

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اور چار طالبان حق کی ہشت چند طاقت نور کے فیضان کی ہو جائے گی۔ اور وہ نور کو مرشد کے قلب سے اتنی طاقت سے کھینچیں گے۔ خواہ مرشد کتنی ہی دور ہو۔ اور اُن میں باہم محبت قلبی بڑھتی جائیگی۔ اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ کے یہ معنی ہیں۔

حکایت - ایک مولوی صاحب ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے خوشنویس تھے۔ اور فیروزپور میں کسی مطبع میں کاپی نویسی کرتے تھے۔ اُنہوں نے جو حضرت حاجی صاحب کا شہرہ سُنا تو مجھے کہلا بھیجا۔ کہ میں بھی حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں میں نے کہا۔ بہت اچھا آجانا۔ ایک روز شام کو میں جو حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میں نے ایک صاحب کو دیکھا۔ کہ وہ اپنا حال حضرت سے کچھ کہہ رہے ہیں۔ اور حضرت فرما رہے ہیں۔ کہ تم کہیں شہر میں اپنا ٹھکانا قیام کا کر لو پھر ہمارے پاس آیا کرو۔ میں نے اُنکے طرز کلام سے معلوم کیا۔ کہ یہ وہی مولوی صاحب خوشنویس ہیں جنکا پیغام فیروزپور سے میرے پاس آیا تھا۔ میں نے حضرت سے عرض کیا۔ کہ حضور اُنکو میں اپنے مکان پر لیجاتا ہوں۔ میرے پاس رہیں گے۔ حضرت نے فرمایا بہت اچھا۔ میں اُنکو میں اپنے ساتھ مکان پر لے آیا۔ شب کو اُن کو سب آداب حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کے بتائے۔ صبح کو وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنا حال عرض کیا حضرت نے حسب قاعدہ اُن سے توبہ کرائی۔ اور لطیفہ قلب پڑھایا۔ اور اپنی توجہ میں بٹھایا۔ توجہ سے اُٹھ کر وہ میرے پاس آئے۔ تو عجب حال میں آئے۔ میں نے حال پوچھا۔ تو فرمایا پھر توجہ میں بٹھایا۔ اور حضرت مراقبہ میں بیٹھ کر میری طرف متوجہ ہوئے۔ میرے قلب میں سے ویسے ہی نور نے ظہور کیا جیسا حضرت نے قلب کا نور فرمایا تھا۔ میرے باطن میں اُس نور کی برسات ہونے لگی۔ اور عجائب سیر میں باطن میں نظر آنے لگیں۔ اُس سرور اور کیفیت کا کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا۔ میرے ہو۔ شام کو جب تم جاؤ۔ حضرت سے یہ سب حال بیان کرنا شام کو جو وہ حاضر ہوئے۔ تو حضرت سے یہ سب حال عرض کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے۔ دوسرے روز حضرت نے اُنکو دُہرا

[illegible]

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

لطیفہ پڑھایا۔ اور توجہ میں بٹھا کر دوسرے لطیفہ کی توجہ دی۔ دوسرے لطیفہ کے انوار اُن پر توجہ میں بیٹھتے ہی پڑے۔ یہ حال اُنہوں نے حضرت سے عرض کیا۔ اسی طرح ہر لطیفہ کے انوار حضرت کے پہلے ہی توجہ میں اُن پر وارد ہوتے رہے۔ اور اُن لطائف کی سیر باطنی بھی اسی وقت شروع ہوتی رہی۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کہ تمہارے یار یہ مولوی بڑے اچھے آدمی نکلے رنگ گئے میں نے عرض کیا یہ حضور کی توجہ کا ظہور ہے۔ پھر حضرت اُنکے حال پر بہت توجہ فرماتے رہے۔ اور مراقبات وغیرہ کی تعلیم کرتے رہے۔ بعد تکمیل کے حضرت نے میرے سامنے اُنکو خلافت عطا فرمائی اور رخصت کیا۔ اور فرمایا۔ جاؤ اپنے ملک میں لوگوں کو اللہ کا نام بتاؤ۔ مگر خیال رکھنا کہ اس نورانی بیج کو روڑی میں نہ ڈالنا یعنی کوڑے میں نہ ڈالنا یعنی بُرے شخص کو نہ دینا۔ اچھے شخص کو اللہ کا نام بتانا۔ مولوی صاحب دس بارہ روز میں ہی خلافت اور اجازت لے کر اپنے وطن کو تشریف لے گئے۔ مگر تھوڑے عرصے بعد افسوس سے یہ واقعہ سُنا۔ کہ اُن مولوی صاحب کا انتقال ہو گیا۔

حکایت حافظ سید احمد حسن صاحب سونی پت کے محلے مشہد کے رہنے والے تھے۔ جب میں سونی پت میں رہتا تھا۔ وہ مجھ سے ملا کرتے تھے۔ اُنکے بزرگ بھی صوفی ہوئے تھے جب کبھی میں اُنکے مکان پر جاتا۔ اپنے بزرگوں کی کتابیں اُنکے اوراد اذکار کے رسایل دکھاتے تھے۔ اچھے بزرگ آدمی سفید ریش عمر ساٹھ سال کے تھے۔ مگر گورے تھے جب میں جالندھر آیا۔ تو ایک روز میں شام کو حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ وہاں حافظ احمد حسن صاحب سونی پتی بھی آئے۔ اور بیٹھ گئے وہاں سے فراغت ہو کر جب وہ اور میں اپنے مکان پر آئے تو اُنہوں نے کہا۔ کہ میں لاہور ایک شخص کا کو جاتا تھا۔ راستہ میں جی چاہا۔ کہ تم سے بھی ملتا چلوں جب مکان پر آیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تم حاجی صاحب کی خدمت میں گئے ہو۔ میرے جی میں خیال آیا۔ کہ میں بھی ایک بزرگ کی زیارت کرتا چلوں۔ میں نے کہا۔ آپ نے بہت اچھا کیا۔ صبح ہوئی تو حافظ۔ احمد حسن صاحب فرمانے لگے۔ جب سے حضرت حاجی صاحب کی صورت دیکھی ہے۔ میرا دل پھر چاہتا ہے۔ کہ حضرت کی پھر زیارت کرتا چلوں۔ میں نے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

کہا۔ اُس سے کچھ حاصل نہیں۔ اگر تمہارا جی چاہتا ہے۔ تو حضرت کے حضور میں حاضر ہو کر یہ کہو کہ مجھکو اللہ کا نام سکھاؤ۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ بہت اچھا۔ پھر میں نے اُنکو آداب حضرت کے حضوری کے بتائے۔ وہ حضرت کی خدمت میں گئے۔ اُنکے ساتھ ایک اور آدمی تھا۔ اور دس بجے ریل میں لاہور کو جانا تھا۔ جب دس بجے کا وقت قریب آیا۔ تو وہ غل چانے لگا۔ کہ حافظ صاحب ابتک نہیں آئے اور ریل کا وقت نزدیک آگیا۔ میں نے ایک آدمی کو بھیجکر حافظ احمد حسن صاحب کو بلایا۔ حافظ صاحب آگئے مگر مجھپر غصہ ہوتے ہوئے۔ کہ تم نے اُسوقت میری دونوں جہان کی نعمت لوٹ لی۔ میں نے کہا فرمائیے تو سہی کیا حال ہوا۔

بیان حافظ احمد حسن صاحب سونی پتی بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۸۸۶ء

فرمایا کہ میں حضرت حاجی صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے مجھکو لطیفہ قلب بتا کر توجہ میں بٹھایا۔ جب آنکھیں بند کیں۔ اور سکوت ہوا۔ تو اول کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے دل میں سے روئی کے پوہے سے سیاہی سے رنگے ہوئے نکلنے شروع ہوئے۔ ایسے لہرائے ہوئے نکلتے تھے۔ جیسے آگ کے ڈوڈوں کی ٹہنیاں لہراتی ہوئی اوپر کو اڑتی ہیں۔ پھر گلاب کے پھول کی پتیاں قلب کے گرد چاروں طرف معلوم ہونے لگیں پھر دیکھا۔ کہ ایک دریا عظیم ہے۔ اُس میں میں دو زانو بیٹھا ہوں۔ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ دریا پانی کا ہے۔ یا نور کا۔ اُسکا مجھے خیال نہیں رہا۔ اُس دریا کی موجیں معلوم ہوتی تھیں۔ اور میں اُن موجوں میں بے تکلف بیٹھا تھا۔ کوئی جنبش یا حرکت کسی طرح کی مجھ میں نہ تھی۔ اور عجائب سیر دیکھتا تھا۔ کہ اتنے میں تمہارے آدمی نے مجھکو اٹھا لیا۔ میں نے کہا حافظ جی مبارک آج آپکو بڑی دولت عظمٰے ملی۔ پھر حافظ جی اُسی دن لاہور چلے گئے۔ وہاں انہوں نے آنکھ بنوائی۔ مگر وہ نہ بنی۔ اور وہ اُسکی تکلیف میں لاہور سے براہ راست سونی پت چلے گئے۔ سونی پت سے اُنہوں نے ۲۷ ستمبر ۱۸۸۶ء کو مجھکو خط لکھا۔ اُسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت حاجی صاحب قبلہ کی ایک ہی توجہ سے مجھپر ایسا اثر پڑا۔ کہ ابتک اُسکا اثر چلا جاتا ہے۔ ایک روز ایسا دیکھا۔ کہ ایک دریا عظیم الشان ہے اور زمین سے اسقدر عمیق ہے۔ کہ بیس ۲۰ بیس ۲۰ ہاتھ نیچے ڈھٹی یعنی کنارے اُسکے ہیں۔ اندر پانی اگر

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

صاف جاری ہے - اور اُس میں مچھلیاں کثرت سے ہیں - اُن مچھلیوں کی رنگت گنڈ دار ہے - ہر مچھلی کے گنڈے صاف دکھائی دیتے ہیں - سُرخ و زرد و سیاہ گنڈے تھے - حضرت حاجی صاحب میرے آگے تھے میں اُنکے پیچھے تھا - حضرت اُس دریا کے کنارے کنارے جاتے تھے - میں نے عرض کیا - کہ حضرت ان کناروں کا اور مٹی کا کچھ اعتبار نہیں - آپ ذرا فرق سے چلیں - آپ ہنسے - اور ایسا کچھ فرمایا - جسکا یہ مطلب تھا - کہ جو خدا کی راہ میں ثابت قدم ہیں - اُنکو لغزش نہیں - آپ نے جب ایسا فرمایا - تو مجھپر ایک عالم بیہوشی غالب ہوگیا - یہاں تک نماز کی اذاں ہو کر جب تکبیر ہوئی - تو مجھکو ہوش ہوئی نماز میں شامل ہوا - اب ہر روز وقت شغل کے جب آنکھیں بند کر کے بیٹھتا ہوں - تو اکثر خوان میری نگاہ کے آگے رہتے ہیں - اور اُنپر خوان پوش ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں - اُنکی رنگت نیلوفری اور کاسنی بہت آبدار سنہری جھالر چمکتی ہوئی دکھائی دیتی ہے - مگر ابھی اندر کا حال معلوم نہیں - کہ اُس میں کیا نعمت اور کیا شے ہے - مگر ہر دم اِس رنگت کا غلبہ ہے - دن میں بھی اگر بیٹھے بیٹھے آنکھیں بند کر لیتا ہوں - تو وہی خوان دکھائی دیتے ہیں - اور اُن پر برنگ کاسنی و نیلوفری پھول بکثرت دکھائی دیتے ہیں - حضرت صاحب سے یہ حال عرض کر دینا - غالباً میں نے یہ حال اُنکا حضرت حاجی صاحب سے عرض کر دیا تھا -

وصال حضرت حاجی محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ۸ ربیع الاول ۱۳۰۶ ہجری کو ہوا - مزار مبارک حضرت کا جالندھر سے باہر راستہ بستی شیخ صاحب ہے - میاں محمد انور شاہ صاحب صاحبزادے حضرت حاجی محمود صاحب کے جالندھر میں مسند ارشاد پر رونق بخش ہیں اور حضرت حاجی محمود صاحب کے خلیفہ کامل و مکمل خانصاحب مظفر علیخاں جی حصار میں طالبان حق کو نام خدا بتاتے ہیں - توجہ دیتے ہیں - مُراد کو پہنچاتے ہیں - دام اللہ ظلہم علیٰ فرق المسترشدین -

میں نے یہ واقعات اور حالات طالبان حق کے بچشم دید اسلئے بیان کئے ہیں - تاکہ اس مسئلہ کی وضاحت ہو جائے - کہ کسی طالب حق پر تو اس طریقہ جذبہ خاص میں انوار ہر لطیفہ کے اُسی طرح اور اُسی رنگ کی نمود ہوتے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ہیں جس رنگ کے ہر لطیفہ کے مُرشدان کامل بیان کرتے ہیں۔ اور کبھی پردہ وار دنہیں ہوتے۔ اُسپر اور آثار لطائف کے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور توجہ مرشد سے جذب محبت دل میں پیدا ہو جاتے ہیں اصل کار جذب و محبت اور ظہور عشق الٰہی باتباع شرع محمدی ہے۔ اگر کسی طالب کو انوار لطائف کے جیسے مُرشد صاحب فرمائیں۔ نظر نہ آئیں۔ تو اُسکو اسکا کچھ خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ایک تماشا ہے۔ اور راستہ میں تماشے کا نظر نہ آنا ہی بہتر ہے۔ انوار کے سوا اور آثار فیضان ہر لطیفہ کے بہت ہیں جنکو مُرشدان کامل اور طالبان واقف حال جانتے ہیں۔ اگر انوار نہ ہوئے تو نہ سہی۔ وہ اصل مقصود نہیں ہیں بسلوک سے مقصود دل کی خرابیاں دور کرنا اور حصول فنا اور وصول اللہ ہے۔ دوسرے فیضان ہر لطیفہ کے بھی دل کی خرابیاں دور کرتے ہیں۔ اُن سے بھی صفائی باطن حاصل ہوتی ہے۔ یہ کچھ تھوڑا سا بیان امورِ فی اَیدِی الانسان کا تھا۔ اور جسقدر امور احکام و آثار انسان میں ہیں۔ اُنکو دیکھنے والا ہی جانے طالب حق سوائے خُدا کے اور سب سے روگردانی کرتا ہے۔ اور اُن سے قطع نظر کر کے اُنپر ضرب تیغ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ اے لامقصود الا اللہ کی لگاتا ہوا اپنی عین ثابتہ تک چلا جاتا ہے۔ امورِ فی اَیدِی الحیوان و نبات و جماد و اجسام مثال و ارواح کے بیان کو ایک دفتر چاہیئے اِتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ ہر شے اُنکی اپنے احکام و آثار و خاصہ ذاتی سے ایک عالم ہے۔ گلشن راز

اگر یک قطرہ را دل بر شگافی　　برون آید ازو صد بحر صافی

درونِ حبّۂ صد خرمن آمد　　جہانے در دلِ یک ارزن آمد

یعنی اگر ایک قطرہ کے دل کو چیر کر دیکھا جاوے۔ تو اُسمیں سے ہزارہا دریائے ذخار خواص و عجائبات کے نکلیں۔ اور ایک جہاں دل ارزن سے ظاہر ہو۔ کیونکہ خواص اشیاء کی کچھ حد و نہایت نہیں ایک شے میں خواص غیر متناہیہ اور بے حدود پایان ہیں جنکا علم خُدا ہی کو ہے۔ آدمی کی عقل ظاہری اور ناقص کیا چیز ہے۔ جو اُنکو معلوم کر سکے۔ اگر کسی شے میں کروڑ خاصے ہیں۔ تو عقل ظاہری پر ابھی اُنمیں سے پورا ایک بھی ظاہر نہیں ہوا۔ ایک کم کروڑ ابھی اُس سے مخفی ہیں۔ اور عالم ستر و غیب میں ہیں۔ اُسکو اشیاء کی تعداد تو معلوم ہی نہیں ہے۔ یہ تو ایک فرضی شمار مہا سنکھ تک قرار دے کر اُس سے آگے لاتعداد کہدیتی ہے۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

جب اسکو قطرات باراں و رعد و ریگ بیابان معلوم نہیں۔ تو ہر شے کے تمام خواص احکام و آثار ذاتی کے عجائبات کو یہ کیا جانے۔ ابھی سو برس کی ہسٹری آف سائینس (تاریخ علمی) کو دیکھئے۔ کیا کیا نئے نئے خاصے ایک ایک شے کے ظاہر ہوئے ہیں۔ پانی کی بھاپ کی طاقت کو بجلی کی جلوہ نمائی کو فونوگراف کی دلربائی کو دیکھیے۔ یہ تو انہیں عجائبات کو دیکھ کر لٹو ہو رہی ہے۔ انہیں پر اسکی ال ٹکی پڑتی ہے۔ سالک راہ حق اور طالب ذات مطلق کو تو اول سے اشیاء کے عجائبات اور طلسمات ان سے ہزار در ہزار درجہ بڑھکر سلوک طریقت اور سفر در وطن میں دکھائے جاتے ہیں۔ وہ اپنے مطلوب اور مقصود اصلی کی طلب اور دھن میں ایسا فنا اور غرق ہے۔ کہ وہ اس تھیٹر کے سٹیج (تماشا گاہ) کیطرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ کہ اسمیں ایکٹر (تماشا گر) کیا کیا تماشے کر رہا ہے۔ اور کیا سین (نظارہ) دکھا رہا ہے۔ وہ اپنے مطلوب کی طلب میں آگے بڑھا جا رہا ہے یہی مرد میدان ہے۔ اور یہی شجاع و جوان ہے۔ واہ بیٹھے کیا کہنا ہے بڑھا چل

ع۔ این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند ؛

یہ مضمون تعریف صوفی اور تصوف کا بے پایان ہے۔ دوسرے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے جو اقوال مقدس اس باب میں ہیں۔ وہ انشاء اللہ اس قانون کے دوسرے حصوں میں عرض کرونگا۔ یہ جو کچھ عرض کیا گیا ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف ؛

خادم خدام الصوفیہ انور علی رہتکی۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

غلطنامہ رسالہ انوار الصوفیہ نمبر۲

(قانون تصوف حصہ اول)

صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۰	صِفائی	صِفات	۳۳	۲۱	ٹرھا کہ	بڑھا کر
۱۰	۲۰	مستصوف	مُتَصَوِّف	۳۷	۲	بانجرا بانجر	ریا ایسی بچہ
۱۱	۳	المستصوف	اَلْمُتَصَوِّفُ	۳۷	۷	اس رتبہ	(اس رتبہ
۱۳	۴	اورڈنکہ	(اور ڈنکہ	۳۷	۲۰	کہ دار دلیشاں	(کہ درویشان
۱۳	۷	بین است	بین است)	۳۸	۴	وہمت بہت	وہمت بہت
۱۴	۱۳	واہ کیا	(واہ کیا				
۱۴	۱۵	طالب حق	طالب حق)				
۱۵	۹	خیال ہے	خیال ہے				
۱۶	۳	کہ صومی	کہ) صوفی				
۱۷	۸	عبادت کے	عبادت حق کے				
۱۷	۱۱	کے ہے	کے ہیں				
۱۷	۱۲	ان کا	(ان کا				
۱۷	۱۳	سنئے	سنئے)				
۱۸	۱۰	سب پر	سب پھر				
۲۲	۱۱	مقامات	مقالات				
۲۳	۹	یعنے حضرت دادا	یعنے دادا				
۳۰	۱۸	ہے کہ	ہے کہ)				
۳۱	۲	چلایا	چلایا)				
۳۱	۲۰	پھینک دیا)	پھینک دیا				
۳۳	۳	اس حال	(اس حال				
۳۴	۴	عجیب اثر ہوا	عجیب ظہور ہوا				

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اخبار

اب شاہ صاحب قبلہ عالم کشمیر سے واپس تشریف فرمائے پنجاب ہوئے۔ الحمدللہ کہ علاقہ کشمیر میں کئی تو گانوں یک مراد بہت سی گانوں میں سے چیدہ اشخاص صدہا سے زیادہ خاص سرینگر میں کے صدہا علما، صلحا، پیرزادگان ورؤسا داخل طریق نقشبندیہ ہو کر جناب شاہ صاحب قبلہ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپکے سرینگر سے روانگی کے وقت ایک عام الوداعی جلسہ رؤسائے شہر کی طرف سے منعقد ہوا۔ اور آپ اپنے دوستوں اور معتقدوں سے بخیر و عافیت رخصت ہوئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ میں آیا۔ جناب شاہ صاحب قبلہ عالم معہ علمائے کرام اُسکے دفعیہ میں مستعد ہوئے۔ آخرکار مرزا ازحد خوار اور رسوا اور ذلیل ہو کر لعنت ملامت کا بار گراں عوام الناس کی طرف سے سر پر لیکر سیالکوٹ سے بمقام واپس قادیان ہوا۔ اور شہر سیالکوٹ کے اکثر متعدد مرزائی اپنے دین باطلہ سے تائب ہو کر جناب شاہ صاحب قبلہ عالم کے دست مبارک پر داخل سلسلہ نقشبندیہ ہوئے۔ جو رسوائی مرزا کو سیالکوٹ میں ہوئی اسکا اندازہ مرزا اور مرزائی خوب کر سکتے ہیں۔ رسوائی اور خواری تو درکنار، مار پیٹ بھی اسقدر اُسکو ہوئی کہ خدا کی پناہ

ہمارے دو یار طریقت مخلص راسخ الاعتقاد جن میں سے ایک کا نام حکیم محمد اسماعیل صاحب نائب تحصیلدار کشمیر تھا۔ دوسرے کا نام ماسٹر علی محمد صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر بنوں۔ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ خداوند تعالے اُنکو مغفرت فرمائے۔ اور اُنکے وابستگان کو صبر بخشے۔ یہ دو نوجوان صالح تھے۔ اُنکی موت یاروں کے واسطے ایک مصیبت عظیم ہے

رمضان کی ۱۵ تاریخ تک جناب شاہ صاحب قبلہ علی پور میں مقام فرماوینگے۔ پھر تواریخ ذیل پر بمقامات ذیل ختم ہائے شبینہ ہونگے۔

سیالکوٹ	قصور	لاہور
۲۱ شب	۲۳ شب	۲۵ شب

لودھیانہ	امرتسر
۲۷ شب	۲۹ شب

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

کہ اس تاریک زمانہ میں بہ برکت انفاس طیبہ جناب حضرت شاہ صاحب علی پوری ادام اللہ فیوضہم ہندوستان کے مختلف مقامات میں نقشبندیہ سلسلہ کے اکثر مستفیض موجود ہیں۔ اور ذکر شغل و توجہ الی اللہ میں مشغول۔ چنانچہ لاہور، امرتسر، جہلم، سیالکوٹ وغیرہ مختلف شہروں میں اکثر نئے تعلیم یافتہ لوگوں کا ذکر قلبی اور محبت مشائخ کرام سے سرشار ہونا باعث حمد ایزد بیچون ہے۔ ان مذکور مقامات پر ہر شہر میں متوسلان جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ عالم ایکدن میں مجلس ذکر منعقد کرتے ہیں۔

چونکہ یاران طریقت کا ملکر بیٹھنا بہت مفید ہے خصوصاً گا طریقہ مجددیہ میں جو شاہراہ اہل ذکر کا باہمی اجتماع مشتمر برکات و ترقی درجات ہے اسلئے تمام احباب سے امید ہے۔ کہ باتباع مشائخ کرام ہر ایک شہر میں کم سے کم ہر ہفتہ میں کسی دن اکٹھے محض للہ ملکر ذکر و شغل کے انوار سے محظوظ ہوں۔

اکثر اہل غفلت کا خیال ہے۔ کہ اب روحانی کمالات کے جامع مشائخ (معاذ اللہ) دنیا میں موجود نہیں ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ ہدایت باطنی سے محروم رہتے ہیں۔ لہٰذا ہم باقتدا غوث زمان حضرت مخدوم داتا گنج بخش ہجویری رحمت اللہ علیہ اس خیال کے ازالہ میں وہ طریق استعمال کرتے ہیں۔ جو آپنے اپنی کتاب کشف المحجوب میں اپنے زمانے کے ایسے لوگوں کیلئے اختیار فرمایا۔ آپنے اپنی چشم دیدہ تین سو مشائخ کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اہل زمانہ کو ترغیب دی ہے۔ کہ وہ ان میں سے کسی سے مستفیض ہوں۔ بس ایسے ہی خاکسار

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

... دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام

التماس

رسالہ انوار الصوفیہ جس کے انوار آفتاب کی طرح درخشاں ہیں جس کے مضامین علم سلوک اور تصوف کے روح و روان ہیں اسلام کا لب لباب اور بوستان دین کا گل انتخاب کہنا اسے زیبا ہے۔ اللہ اللہ کیسے کیسے اسرار روحانیت کے گلہائے رعنا اسمیں شگفتہ ہو رہے ہیں۔ قلب مومن اگر عرش ہے تو اس رسالہ کا ایک ایک نکتہ اس عرش کی قندیل ہے یعنے مومنوں کے قلب اس کے انوار فیض سے منور ہونگے۔ یہ رسالہ نہیں ہے ایک گلدستہ ہے جسمیں گلشن احیاء کے نادر پھول سجا کر اصحاب ذوق کے پیش کئے گئے ہیں۔ یہ اور رسالوں کی طرح ایکبار مطالعہ کے بعد تقویم پارینہ سمجھا جا کر ردی میں پھینکا جانیکے لائق نہیں ہے۔ اس کو دیکھئے پھر دیکھئے۔ بار بار دیکھئے بلکہ اس قدر دیکھئے کہ محو تماشا ہو جائیے۔ یہ شاہد معنی ہر بار نئے لباس میں جلوہ گری کریگا۔ اور نئی ادائے صورت دکھاویگا نظر باز آنکھ اور قدردان دل کا ہونا شرط ہے اس کی بیقدری محرومیت کی دلیل ہے۔ آئیے اس عزیز کا خیر مقدم کیجئے اور اس کو آنکھوں کی راہ سے دل میں اور دل سے پردۂ جان میں اتار دیجئے۔ اور اس کی ہر بار نئی ادا کو ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس شعر کو بار بار اس کے حضور میں پڑھئے ؎

ہر دم چمن خود را برنگ دگر آرائی شورے دگر انگیزی ذوقے دگر افزائی

مگر حد ادب نگاہ رہے۔

الملتمس

محمد عبد الرحمن۔ بی اے متعلم ٹریننگ کالج لاہور

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k